

ضوابط

(۲) امام قیامت سالانہ عید ششماہی عمر  
واعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی  
(۳) امرائے عظام سے اقداری  
قیمت (۴) سالانہ - جو کچھ عطا کریں  
وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات  
کے اسمائے گرامی سرپرستانِ رسالہ  
ہذا کی فہرست میں درج ہونگے۔

عوت  
بایخ اشا

۱۵- جنوری ۱۹۱۱ء

اخبار

تاجیکان کے پندرہ روزہ  
شمالی پنجاب

مقاصد

(۱۱) اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکت کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۱۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۱۳) الزامات کی گردوغبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائ عقلی و نقلی دور کرنا۔ (۱۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

سکھ قوم میں بادشاہ کی تعلیم کا پرچار

نمبرہ اڈیٹر شیخ محمد یوسف (نوسلم) سابق سورن سنگھ کمار ودوان جلد ۲

اگر ضرورت ہو تو طالب فرمائیں  
میر کی جی جی ہیریاں

راسکوپ سٹم ریلوے ایریگوئیٹر  
 کلائی پر باندھنے کی رست واپس  
 ویسٹ اینڈ واپس کمپنی کی مشہور و معروف گھڑیاں  
 ٹائٹلیم پیس معمولی اور امریکن بی ٹائٹلیم پیس  
 جاپانی آئسن کلاک اور امریکن الیونیا کلاک  
 ڈرکوپ اور لف اور پیپ کی سلائی کی مشینیں اور پرزہ جات بھی ہمارے ہاں فروخت ہوتی ہیں  
 ماں عمدہ باکفایت اور دیانتداری کے روانہ کیا جاتا ہے فراہم کرنے وقت اپنا خوشخط نام  
 اشیاء مطلوبہ اور اس کی کیفیت اور تخمیناً قیمت ضرور تحریر فرماؤں۔

سر کو باندھنے کی سادہ اور صوفیانہ لنگیاں کلاہ و دریاں  
 ساختہ نو دریائے اوجھت پاپوش ساختہ نو دریائے جو سادگی سبک پن میں اور  
 مصنیو کی کیوجہ سے دور از تک تحفہ بھیجی جاتی ہیں ہماری معرفت کو پیش

المشترک محمد شفیع احمدی - سوداگر چوڑا بازار - لودریانہ - ❖

اسلامیہ سٹیٹ پولیس لاہور میں چھپکے شیخ محمد یوسف کے لئے قانون مان سے شائع ہوا



# کیا سکھ ہندو ہیں

ابکل کل ہندو پرپس میں نہایت زور و شور سے اس بات پر بحث ہو رہی ہے کہ سکھ ہندو ہیں۔ اگرچہ سکھ پرپس بھی اس کے ازالہ سے خاموش نہیں مگر بد قسمتی یا خوش قسمتی سے سکھوں کے حسب قدر اخبارات ہیں وہ سب کے سب گورکھی میں ہیں۔ اس لئے سکھ پرپس کی آواز ایک خاص احاطہ کے اندر ہی محدود رہتی ہے جس سے ہندو پرپس اور سکھ پرپس کو کا حق تباہ خیالات کا موقع نہیں ملتا۔ ہر ایک فرقہ اپنی اپنی دلی اور اپنے اپنے راگ کو نہایت زور سے الاپ رہا ہے۔ اور ہندو پرپس تو اس بحث میں ایسی دلچسپی لے رہا ہے گویا اس کی حیات کا یہی ایک سانس ہے کہ وہ سکھوں کو ہندو بنا کر چھوڑے۔ ہم اس بات کے دو گھی نہیں کہ ہندو آریہ پرپس نے اس ناگوار بحث کو اتنی طول اٹلی کیوں دے رکھی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ یاران وطن اپنی دھن میں کامیاب ہوں۔ چشم مارو شن دل ماشاؤ۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ اس کے متعلق سکھ صاحبان کے گرنٹھ کیا کہتے ہیں۔ اگر ان کے گرنٹھوں کی تعلیم ہندو ازم کی مدد ہے تو ہندو پرپس اپنی دھن کے لئے حق پر ہے اور اگر سکھوں کے گرنٹھ نہایت زور و شور سے ہندو عقائد کا کھنڈن کر رہے ہیں تو ہندو پرپس کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ ہر نامعقول دعویٰ سے باز رہے اور بجا اور ناجائز منہ اور ہٹ سے لوگوں کو ہنسنے کا موقع نہ دے۔ کیونکہ ہندوستان میں بجا اڑیل اور ہندی آدمی کی تشبیہ کے لئے بہت بُری مثال دی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے مشرقی اور مغربی فلسفہ قریب قریب یکساں معیار مقرر کرتا ہے۔ اور ہم اس کے لئے آپ صاحبان کی توجہ لاٹوروز بری صاحب بہادر جیسے مدبر کی اس تقریر کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں جو آپ نے اپنی تقریر میں بجا ہندی اور اڑیل انسان کو ایسے جانور سے تشبیہ دی تھی جو مشرقی نکتہ خیال سے اپنی منہ اور ہٹ میں شہرہ آفاق ہے۔

## ہندو دھرم کے اصول

اگرچہ ہندو دھرم کے صحیح معنی کرنا موجودہ صورت میں ممکن نہ ہو سکتا۔ مگر

اس وقت ہندو دھرم کے انہیں عقائد کو لیتے ہیں جو ہندو پرپس مقرر کرتا ہے۔ ہندو پرپس کے مقرر کردہ عقائد حسب ذیل ہیں

- (۱) دید اور سمرتی اور پران وغیرہ کا ماننے والا۔
- (۲) اوتاروں کے ماننے والا۔
- (۳) دیوی دیوتا کے پوجنے والا۔
- (۴) مورتی کے پوجنے والا۔
- (۵) یگیہ اور ہون کا کریوالا۔
- (۶) جینیو کے پہننے والا۔
- (۷) گنگو کی رکشا کریوالا۔
- (۸) تناسخ کے ماننے والا۔
- (۹) مردے کو جلانے والا۔

اب ہم ذرا ان عقائد کی کسوٹی کو لیکر سکھ دھرم کے گرنٹھوں کو ٹٹوتے ہیں کہ سکھوں کے گرنٹھوں میں مذکورہ بالا عقائد کی تعلیم کہاں تک پائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ہم ویدوں کو لیتے ہیں

## وید سمرتی پران اور گرنٹھ صاحب

اب ہم دیکھتے ہیں کہ گرنٹھ جو سکھوں کی ایک مذہبی کتاب ہے وہ وید کے

لئے کیا فتویٰ دیتی ہے۔ گرنٹھ صاحب میں لکھا ہے کہ (۱) ہندو دھرم میں ہندو پنڈت منی تھکے ویدوں کا اچھا لکھا ہر نام نہاد پت نہ آوی نہ نہ گھر ہووے واس۔

راستہ (۲) بڑے بڑے رشی اور مہارشی بھی وید میں کوٹھڑے کر مر گئے جنہیں مکتی کا ملنا تو ایک طرف رہا وہ ایشور کے نام سے بھی نا آشنا ہے۔ (۳) گرنٹھ کا دعویٰ بالکل درست ہے۔ ویدوں میں سوائے اگنی وایو وغیرہ کے ایشور کا کہیں ذکر نہیں۔ (۴) ایشور

پھر اور ملاحظہ فرمائے۔ شلوک گرنٹھ صاحب پنڈت میل نہ چو کے جو وید پر سے جگ (۵) گرنٹھ صاحب۔ گرنٹھ کہتا ہے کہ اگر شروع دنیا سے لیکر

دنیا کے آخر تک کوئی ویدوں کو پڑھتا رہے تو بھی تذکیہ نفس نہیں ہو سکتا۔ اب اس پر زیادہ جاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں۔ اب ہم دوسرے عقیدہ کو لیکر گرنٹھ صاحب کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ شاید دوسرے عقیدہ کے ذریعہ ہی سکھ ہندو بن جائیں۔

## اوتار اور گرنٹھ صاحب

ہندوؤں کا ایک خاص گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جب دنیا میں فسق و فجور کی حد ہو جاتی ہے تو ایشور جی مہاراج بجائے اپنے کسی پاک بندہ بھیجنے کے خود انسانی قالب میں آکر اس فسق و فجور کو دور کر کے اس گندے دنیا کو پاک کرتے ہیں۔ مگر گرنٹھ اس عقیدہ کے لئے یہ فتویٰ دیتا ہے۔

اوتار نہ جانے انت پریشور یا برہم بے انت مطلب۔ گرنٹھ کہتا ہے کہ ہم اوتار کو کس طرح ایشور مان لیں وہ تو ایک انسان ہے حالانکہ پریشور محیط الکمل اور بے انت ہے۔ پھر اور ملاحظہ فرمائے۔

جو مکھ جلو حیت کہے ٹھاکر جونی (بھیروں محلہ ۵) اجونی سے بھنگا (چاپ جی صاحب) مطلب گرنٹھ کہتا ہے وہ مکھ کیوں نہیں جل جاتا جو یہ کہتا ہے کہ ایشور انسانی قالب اختیار کرتا ہے وہ تو ایشور جنم مران سے پیارہ ہے۔

اس عقیدہ کی رو سے بھی سکھ ہندو نہیں ہو سکتے۔ مگر آؤ اب تیسرے عقیدہ کو لیکر گرنٹھ سے اس کی پڑتاں کریں شاید اس سے ہی سکھ ہندو بن جائیں۔

## دیوی دیوتا اور گرنٹھ صاحب

ہندوؤں کے عقائد کے بموجب تین تیس کرور دیوتا ہیں اور ہندو لوگ ان کی پوجا کو فرض اولیٰ سمجھتے ہیں۔ ہندوؤں کا یہ خیال ہے کہ بطرح اس دینی بادشاہت میں ہم تحصیلدار کے ذریعہ ہی دھڑی کشن سے ملاقات کر سکتے ہیں اسی طرح روحانی بادشاہت میں بھی وسائل اور ذرائع کی ضرورت ہے۔ اس لئے بنیہ دیوتاؤں کے ذریعہ کے ہم ایشور کو



کبھی نہیں مل سکتے۔ مگر گرنٹھ اس کے متعلق یہ رائے دیتا ہے۔

دیوی دیوتا پوجے بھائی (سورٹھ ملا پہلا) کیا مانگے کیا دے؟

مطلب - گرنٹھ کتا ہے۔ دیوی اور دیوتا کی پوجا سے کیا فائدہ؟ وہ نہیں کیا دے سکتا ہے۔ آگے اور پیچھے۔

برہما - وشن - رور - تسکی سیوا  
انت نہ پاوے الکھ اچھوا۔ (بارود محلہ ۳)  
مطلب - گرنٹھ کتا ہے کہ لوگو جو شرم برہما - وشن اور ہمیش کو دیوتا دیوتا کہہ کر پوج رہے ہو یہ تو اللہ تعالیٰ کے خادم ہیں۔ تم خادموں کے خادم نہ بنو۔ بلکہ مخدوم کے خادم بنو۔ افسوس کہ اس عقیدہ سے بھی ہم سکھوں کو ہندو نہ بنا سکے۔ اب چوتھے عقیدہ کو لیکر ہم گرنٹھ کو دیکھتے ہیں۔ شاید اس عقیدہ کے رو سے ہی سکھ ہندو بن جائیں۔

مورتی پوجا - اور ہندو دست ۳۳ کروڑ دیوتا  
گرنٹھ صاحب  
ایک اصول سمجھتے ہیں اور پھر تینتیس کروڑ دیوتا کی پتھر کی مورتیں بنا کر ان کے آگے سجدہ کرتے ہیں جسکو مسلمان لوگ بت پرستی کہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ گرنٹھ بت پرستی کی نسبت کیا فتویٰ دیتا ہے۔ گرنٹھ بہ آواز بلند یہ کہتا ہے

جو پاتھر کو کہتے دیو  
تانی برتھا ہوئے سیو  
جو پاتھر کی پائیں پائیں  
تسکی گھال اجائیں جائیں  
ٹھاکر ہراسدا بلنتا  
سرب جیاں کو پرکھوان دیتا  
نا پاتھر بوئے نا کچھ دے  
چھوٹ کرم پھل ہیو  
مطلب - گرنٹھ کتا ہے کہ جو لوگ پتھر کو خدا بنا کر اس کی پوجا کرتے ہیں ان کی تمام محنت اکارت جاتی ہے

اور جو پتھر کو الٹو سمجھ کر اس کو پانی دیتے ہیں ان کی محنت بھی رائگاں جا رہی ہے۔ گرنٹھ کتا ہے اے بھولی دنیا کیا تو اس بات کو نہیں جانتی کہ ہمارا خدا تو ہمیشہ بولتا ہے (یہ الہام کی طرف اشارہ ہے۔ آریہ اور عیسائی وغیرہ کہتے ہیں کہ خدا ہمارے بزرگوں کے ساتھ تو کلام کرتا تھا۔ مگر اب وہ کسی سے کلام کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر گرنٹھ کتا ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ کلام کرتا ہے۔ تشریح کے لئے سوانح عمری حضرت بابا نانک رحمتہ اللہ علیہ معذقہ عاجز دفتر نور سے طلب فرما کر ملاحظہ فرمائے۔) ہمارا خدا تو ہر ایک دیوی روح کا خالق اور رازق ہے اور پتھر تو ٹنگ و کڑے بھلا وہ تھیں کیا دیکھتا ہے۔ پتھر کی پوجا تو بدست لوگ کرتے ہیں، افسوس اس چوتھے اصول نے بھی ہندوؤں سے وفانہ کی۔ آداب لگتے ہاتھ پانچویں اصول کی بھی گرنٹھ سے پرتال کر وائیں شاید اس سے ہی سکھ ہندو بن جائیں۔

یگیہ و ہون اور یگیہ اور ہوم ہندوؤں کا ایک مسئلہ اصل ہے جس سے کسی ہندو کو انکار نہیں ہو سکتا

سنو جی مہاراج نے سنو الف ۱۱ - شلوک ۳۹ پھر سنو الف ۱۱ - شلوک ۴۰ - پھر سنو الف ۳ - شلوک ۳۳ - پھر ستیا رتھ پرکاش الف ۳ میں یگیہ اور ہوم کی اس قدر تعریف اور تائید کی ہے گویا ہندوؤں کا یہ ایک پرنسپل اصول ہے۔ اب ہم گرنٹھ صاحب کی اوراق گردانی کر کے یگیہ اور ہوم وغیرہ کے متعلق ہندوؤں سے پوچھتے ہیں کہ سکھوں کی مذہبی یتاک ہندوؤں کے اس اعلیٰ اصول کی نسبت کیا فتویٰ دیتی ہے۔ شلوک گرنٹھ صاحب ہوم یگیہ سب تیرتھ - پڑھو پنڈت تھکے پران بھیکہ مایا ہوم نہ بنے

وج ہوم کو آوے جان  
ست گورے مل او ترے  
ہر جیا پرکھ سجان  
جن ہر پرکھ سیو یا۔ جن نانک سدا قربان (۳۲)  
مطلب - گرنٹھ صاحب کتا ہے۔ ہون اور یگیہ

تیرتھوں کی جاترا اور پران کے مطالعہ وغیرہ کر کے رشی اور پنڈت وغیرہ ہار گئے کیونکہ یگیہ اور ہوم اور تیرتھوں کے جاترا پرانوں کے پڑھنے سے ان کا تذکیہ نفس نہ ہو سکا اگر خوش قسمتی سے کسی کا سچے ہادی سے ملاپ ہو جاوے تو انسانی دل تمام رذیل خواہشات اور دنیاوی ملوئیوں سے منظر ہو جاتا ہے اسے نانک جن لوگوں نے اس ہون اور یگیہ وغیرہ کے بندھنوں سے آزاد ہو کر خدا سے لگن لگائی ایسے انسان پر میں بروقت (نانک رحمتہ اللہ علیہ) قربان ہوں۔ افسوس اس عقیدہ نے بھی ہندوؤں کا ساتھ نہ دیا۔ اب میں کیا کروں میں تو بہت زور لگاتا ہوں کہ کسی نہ کسی عقیدہ سے سکھ ہندو بن جائیں تاکہ براہ ران وطن خوشی سے بھولے نہ سماں مگر کیا کیا جاوے۔ ہندوؤں کے ہر ایک عقیدہ کی گرنٹھ سخت مخالفت کر رہا ہے۔ اس میں میرا کیا قصور البتہ آریہ دوست یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ تم نے گرنٹھ پڑھا ہی کیوں۔ اور اگر پڑھ لیا تو ان بھیدوں کو اپنے دل ہی میں رکھ کر ہماری دل کیوں نہیں گلے دیتا۔ سو اس کے متعلق میری یہ عرض ہے کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ سچائی پر پردہ ڈال کر لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں چپ رہنا گناہ سمجھتا ہوں مگر مجھے پھر بھی افسوس ہے کہ اس پانچویں اصول نے بھی آریوں سے وفانہ کی مگر آداب چھٹے اصول کو ہاتھ میں لیکر گرنٹھ صاحب سے پرتال کریں شاید اسی عقیدہ کی مدد سے ہی سکھ ہندو بن جائیں۔

زنا ر بندی اور جینیو پننا ہندوؤں میں ایک ایسا مسئلہ اصل ہے کہ جسے ہندو تہہ سچ بھی جانتا ہے۔ اس نے

اس پر زیادہ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ اس ہندوؤں کے مسلما اصول کی نسبت گرنٹھ کیا فتویٰ دیتا ہے۔

جھوٹے جینیو جتن تیاگو  
مطلب - گرنٹھ صاحب کتا ہے کہ یہ جینیو اور چوٹی وغیرہ سکھ ایڈنبرس کے سب جھوٹے ہیں انھیں ترک کرو اور پھر دارمطامحلہ میں جینیو وغیرہ کی سخت سے سخت مخالفت کی گئی جسے ہم طالت کے باعث اس جگہ لکھنا







# نوٹ نکات رائیں

درشی ویا نند نے  
آگ لگا دی

لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر مہاتما منشی رام جی اپنے سیکرٹری فرماتے ہیں "اُس وقت جبکہ ویا نند کی لگائی ہوئی آگ چاروں انگ عالم میں پھیل چکی ہے اگر آپ کے اخبار آریہ سماج فریقین ہوتے ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ویا نند کی لگائی ہوئی آگ کو آج سے ۳۰ سال پہلے امریکہ کے ایک رچارشل یوگی نے اُنہو بھوکیا۔ جبکہ اسے کھانا تھا کہ بھارت ورش میں بڑی تیزی کے ساتھ ایک بھٹی جل رہی ہے اور اُس کے بلند شعلوں کو مسلمان اور عیسائی وغیرہ متا سرتوں کے لوگ اسکو بچھانے کے لئے دوڑتے ہیں۔ مگر اس کے شعلے دن بدن بڑھتے ہی جائینگے۔" (پرکاشش)

اگرچہ درشی جی کی شان میں ایسے الفاظ کوئی مسلمان اخبار استعمال کرتا تو نہ جانے مہاشہ گن کیا کیا صداوتیں سنائے گئے ہوتیں۔ مگر یہ الفاظ تو انکے پوجیہ لیڈ رہنما منشی رام کی زبان فیض زحان سے نکلے ہوئے ہیں گھر کے بھیدی کے گے کون دم مار سکتا ہے۔ مگر اب دیکھیں سڑکے گرجھن کرنے والے اور اس کے تیا گئے والے۔ آگ لگانے والے کی پیروی کو ترجیح دینگے یا آگ بجھانے والے کی پیروی کو۔

کہو جی کون (نولٹس) میرا خاوند  
وہم رہے

مسلمی دامودر اس ولد حکما ذات اور ڈرامہ تھینا پانچمال سے دیوالہ کمال کر امت سر سے بھاگ گیا ہوا ہے۔ سادہ آجکات باجوہ تلاش بسیار کے اس کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔ کہ وہ زندہ ہے یا نہیں۔ چونکہ منظر و اس وقت لڑ جوان ہیر چا سالہ ہے۔ موجودہ صورت میں کوئی صورت گذارہ اندازہ زندگی بسر کرنے کی نظر نہیں آتی۔ منظر کی والدہ بھی یہ ہے۔ رہ بھی اس قدر اٹھا نہیں رکھتی کہ میری آئندہ زندگی اور

کڑاٹھس کو قبر سمجھنا ایک فریب اور گناہ میں داخل ہر مسلمان ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ اور اگر ان کو چاہو دیتی تو وہ شبرک طور پر اپنے پاس رکھتے اور ہرگز نہ چلا تے کہ اس کو دفن کریں۔ بجائے لاش کے چادر یا کسی اور کپڑے کا دفن کرنا۔ کسی جگہ اسلام میں حکم نہیں۔ اور نہ قرآن و حدیث میں اس کا کچھ نشان پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ تو جہل اور فریب کی قسم میں سے ہے جو شرعیت اسلام میں کسی طرح جائز نہیں۔ اور پھر اس وقت پنجاب میں کل حنفی مذہب کے مسلمان تھے اور حنفی مذہب کی رو سے ہجر حاضری نفس کے نماز جنازہ درست نہیں پھر جنم ساکھی میں اسی جگہ پر باوا صاحب کا یہ شلوک نہایت سونے حروف میں لکھا ہوا ہے۔

ولغ پوتر و دھرتی جو دھرتی ہوئے سہائے  
"ماں نکٹ نہ آوے دوزخ سندی بھائے  
یہی جو لوگ داغ سے پاک ہو کر قبر میں داخل ہوئے  
دوزخ کی بجائے ان کے نزدیک بائبل آسکیگی۔  
اب کون ہے جو ان کھلے کھلے واقعات اور شلوکوں  
سے انکار کر سکے۔ افسوس کہ ہندوؤں کے اس عقیدہ  
نے بھی ان کا ساتھ نہ دیا۔

ہم نے ہندوؤں کے تمام عقائد کو گرنہ صاحب کی  
کسوٹی پر پرکھ کر ہی رد کیا ہے۔ اگر آپ بھی ہندو دوست  
مصرعوں اور مرغ کی ایک ہی ٹانگ دبا لے جائیں تو  
پھر ایسے قندی لوگوں کا ہمارے پاس کیا علاج ہو۔  
وہم اور ایمان تو بلاشبہ اسی بات کا تقاضا کرتا ہوں  
کہ ہندو صاحبان اندر سے گرنہ سکھوں کو ہندو ثابت  
کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اپنے اس دعوے  
بے دلیل کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے جگ ہنسائی  
نہ کریں۔

مفت مفت مفت  
معیار صداقت  
جن میں قطعی حقائق اور اسلام آریہ عیسائی مذاہب کا مقابلہ کر کے  
دیکھلایا گیا ہے۔ روحانی زندگی حاصل کرنے والوں کیلئے اسکا  
مطلوبہ ضروری ہر جو دواہ تاک روز کا سالانہ چندہ دفتر لڑیں  
بھیج دیا جائے مفت ہوا ہے  
"مختار نور" قادیان۔

گذارہ کے لئے سہارا ہو سکے۔ بغیر آسرو اور سہارے کے  
موجودہ زمانہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے۔ زندگی بسر کرنا مشکل اور  
ناممکن ہے۔ اس لئے بذریعہ نوش پنا مشہر کرتی ہوں کہ اگر  
خاوند نامبروہ ایک ہفتے کے اندر اپنی حیاتی کی خبر بھیجے گا  
اور مجھے اپنے گھر آباؤ نہیں کرے گا تو بعد ایک ہفتے کے  
مجھے اختیار کامل ہوگا کہ میں حسب دستور آریہ سماج کے  
بروئے و ہرم شاستر نیوگ کر لوں گی۔ پھر نامبروہ کا کوئی  
حق میرے اوپر وجہیت کا نہیں رہیگا۔ علامہ ازیں دیوالہ  
نکا لے سے چند یوم پہلے نامبروہ نے میرے زیورات  
راستری دھن (قرینا ایک ہزار روپیہ کی مالیت کے اور پانچ  
مالیتی تین سو روپیہ کے چھین لئے تھے اور تہیہ ست کر کے  
مجھے میری والدہ کے گھر چھوڑ گیا۔ تحریر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

المشت  
مسماۃ رلی۔ دفتر ہریل مرحوم قوم اورہ ساکن امرتسر ڈپوٹھی  
کرموں۔ (دکڑو لہند نوٹس) امرتسر کے ایک ہندو اخبار تہنگ  
ماہ نومبر میں چھپا ہے۔)

مسلمان۔ ہم اس نوش کی بات کیا کہہ سکتے ہیں جبکہ آریہ سماج  
وہم رہے۔ تو آپ عمل کرنا بھی انکا فرض ہے۔ البتہ مہاشہ  
ست دیو مرنا کو توجہ دلاتے ہیں کہ تم تو (بقول خود) ایران کے  
متحدہ کو دیکھ کر اسلام سے برگشتہ ہوئے تھے۔ حالانکہ اس  
قسم کا متعلق جو تم نے لکھا ہے کہ خاوند وائی عورت منت مانا  
کرتی تھی کہ میرا فلاں کام ہوگا تو میں متہ کر دیتی (کسی اسلامی  
فرقہ کا مذہب نہیں۔ اور غالباً ایران میں مروج بھی ہوگا بلکہ  
محض تمہاری عادت و کذب بیانی کا نتیجہ ہوگا۔ مگر اولاً نصاف  
کے دیو اور راستی کے عالم ست دیو انصاف سے کہنا کہ ایسا  
متہ بھی تمہارے ایسے نیوگ سے بڑا ہے۔

ساجی مترو! کہو یہ کون وہم رہے؟  
اس کے لئے ہم  
کیوں کسی عقیدے میں  
یوگ کو جائز قرار دینے کے  
لئے مہاشہ کرشن بی۔ اے  
ایڈیٹر پرکاش اپنے پرچوں  
رقطر از ہیں کہ مہاتما پاراشوری نے یوگ کیا۔ مانا سیتھتی  
کے شکم سے درلے کے چتر انگد اور دچتر وید پیدا ہو کر لوجانی  
میں فوت ہو گئے۔ تو اس نے پہلے اپنے سوتیلے بیٹے



بیشتم پتہ نامہ جی سے اور پھر مہارشی دیاس جی سے نیوگ کے لئے درخواست کی۔ پھر بیشتم پتہ نامہ راہبہل نے نابینا رشی دیکھا اتنا سے پرارتھنا کی کہ میری رانی سے نیوگ کا فرزند میرے لئے حاصل کرو۔ پھر رانی ستیاوتی نے دونوں رانیوں کو برت کر اگر بزرگ نیوگ دیاس جی سے دھرتی رشی اور پاڈو پیداکرائے۔ پھر راجہ شوداس نے اپنی استری مدینتی کا رشتہ منی ہمارا راجہ راہبہ راہبہ راجی ایشور اوتا دھاکوت اسکندھاول ادھیائے ۸ کے گورو سے نیوگ کرایا۔ اسطرح وند سے اجازت پا کر کھتی نے تین بچہ رشیوں دھرم - والو - اور اندر سے نیوگ کر کر تین اولاد بدھشتر - بھیم سین - اور ارجن پیدا کئے - اور سدیو بھی بزرگ نیوگ ہی آتین ہوئے۔

یہ ہے نیوگ کے متعلق ایک معزز آریہ اخبار کی رائے۔ اگر کوئی مسلمان اخبار نویس ایسا لکھتا تو ہمارے آریہ متر بلائے بے درمان کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ مگر

اس گھر کے بھیدی کے آگے بھی کوئی دم مار نیکی جگہ ہے؟ - حیرت پر حیرت ہے کہ وہ سوسائٹی جسکے رشی اور مہارشی نیوگ کے ہر تار تار ہوں وہ بھی آج مسلمانوں کے منہ آنے کی جرأت کرے۔

بت کریں دعوتِ خدائی

دیکھو یہ بھی شانِ کبریائی

**مفت تعلیم** آخر مہربانی کے لئے ہر دوار یعنی گروکل کانگریسی میں طلباء کو مفت تعلیم دینے کے حق میں کثرت رائے سے منہمک ہو گیا والدین کو کچھ بھی خرچ نہیں کرنا پڑیگا۔ قومی ایشیاء ہے تو یہ ہے اور مذہبی خدمت ہے تو یہ ہے۔ وہاں جب قدر پر دینے ہیں وہ برائے نام تنخواہوں پر کام کر رہے ہیں۔ اور اس مدرسہ میں سوائے قومی لگن اور سوا دھرم سیدو آگے اور کوئی سبق نہیں پڑھایا جاتا۔ اس کا ہر ایک طالب علم سماجی پہلوان ہو کر نکلیگا جو سب سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ زور آزمائی کرے گا۔ اور مسلمانوں کو بیا تم نے بھی کوئی ایسا مدرسہ قائم کیا جس میں طلباء کو

کو مذہبی لگن کا سبق دیا جاتا ہو۔ لے دے کر نیچا کے ایک دو سکولوں پر نظر پڑتی ہے جو دینی تعلیم دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی سوائے رنگین لٹریچر کے مذہبی تعلیم کی طرف کم خیال کیا گیا ہے۔ گروکل میں لڑکوں کو عربی سے بھی شناسائی کرائی جاتی ہے مگر ہمارے طلباء کو اگر ایک لفظ بھی ہندی کا پڑھنا پڑ جائے تو سخت ہیچ و تاب کھاتا ہے۔ آہ اے مسلمانوں! خدا کے لئے ہوا کے رخ کو دیکھو آج کل رنگین لٹریچر کے پڑھنے کا زمانہ نہیں رہا۔ سب سے پہلے طلباء کو دینی علوم سے واقفیت کراؤ۔ پھر مذاہب کی اندرونی تعلیم سے واقف کراؤ۔ جب تک ہم لوگ مخالف مذاہب کی کتب کو نہیں پڑھ سکیں گے تب تک ہم ہرگز ہرگز اس کے حق و قبح سے واقف نہیں ہونگے۔ زمانہ بہ تو ساز و توبہ زمانہ بساز **بولوشی کی جے** ہمعصر پرکاش لکھنؤ

سنسنی خیز عنوان سے ایک نوٹ درج ہے کہ ”دھرمپال عیسائی ہو جائیگا“ مسافر آگرہ کو ایک پادری جیمس پال نامی نے یقین دلایا ہے کہ دھرمپال جلد عیسائی ہونے والا ہے۔ تصدیق کے لئے اس نے دھیان کے امریکن پادری ویری صاحب کا ایک خط پیش کیا جس سے تبصرہ مذکورہ بالا امریکی تصدیق ہوتی تھی، اسی صفحہ پر پھر یہی معصر ”مہاشہ ستیہ دیو اور پنڈت بھوجدھت“ کی سرخی دیکر لکھتا ہے کہ ماہ دسمبر کے ”مسافر آگرہ“ میں پنڈت بھوجدھت صاحب لکھتے ہیں کہ ”ہم نے مہاشہ ستیہ دیو کو اپنے یہاں سے بوجبات چند در چند علیحدہ کر دیا ہے کوئی بھائی ہمارے دشمن اس پر ان سے کسی قسم کا بیوہار نہ کرے۔ جو بھائی ان کے اصل حالات جاننا چاہیں ان کو برکٹھٹ موصول ہونے پر سب حالات بتلائے جائیں گے۔ اگر مناسب سمجھا گیا تو کسی دوسرے موقع پر مفصل لکھا جائیگا۔ یہ لکھنے کے بعد پرکاش نہایت یاس بھرے الفاظ میں یہ نوٹ لکھتا ہے

انسوس کہ اسوقت تک جب قدر شدھیاں ہوئی ہیں انکا انجام اچھا نہیں ہوا۔ عبدالغفور - عبدالسلام اور شتر ڈکی کی مثالیں ہمارے پیش نظر ہیں۔

دورنہ اسپرکچر زیادہ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں مہاشہ دھرمپال تو آریہ سماج کے وہ لاٹھ پتر تھے جسے گورو میں بیٹھ کر باپ کی ..... اور مہاشہ ستیہ دیو آریہ سماج کا وہ یگانہ فخر دیو ہے جسے ہٹھے مسافر کو طرح طرح کے ناچ بچائے۔ اور موم کی ناک بنا کر بسطرت چاہا گاتا پھرا۔ اور جب دیکھا کہ اب موم کی ناک موسم سرما کی کڑکراتی سردی سے ایسی بچھڑ گئی ہے کہ کسی طرف گھومنے کا نام نہیں لیتی تو لاچار لالہ ستیا دیو ایسی سخت ناک سے ناک بھریں

چڑھا کر چل کھڑا ہوا۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر کون حق پسند ہے جو اس بات کے انکار کر سکے کہ جب قدر آریہ سماج میں جا کر اشدھ ہوتے ہیں ان میں روحانیت کو ہرگز ہرگز دخل نہیں ہوتا جب تک مفت کے بھلے پکڑیاں اور گنڈے کر لے ملتے رہے یہ اشدھ شدہ بھی جس کا کھائے اسیکا گائے کی داد و پیکر شریفوں کی پکڑیاں اچھالتے رہے۔ مگر جب دیکھا کہ آہستہ آہستہ موناگ کی دال پر نوبت پہنچنے لگی ہے تو جھٹ دو ملک خداتنگ نیت اور پائے گد انگ نیت ”کی طرح“ دیکر چلتے پھرتے نظر آئے۔ اگر آریہ سماج میں ذرہ بھر بھی روحانیت ہوتی تو آج یہ اشدھ شدہ دھرم اور ایمان بھلے امولک زن کو بازیچہ اطفال نہ بناتے۔ مگر جب آریہ سماج کا شن ہی بجائے روحانی زندگی پیدا کرنے کے کسی خاص الخاص اغراض اور مقاصد کیلئے قائم ہوا ہے تو آریہ سماج کو کوئی حق نہیں کہ وہ ان دام تزدیر اقاؤں کو ”اڈرنٹ“ ہوتے دیکھ کر کف انوس ملے۔ نہ خشت اول چوں نہ مہمار کج

تائریاے رو دیوار کج اب ہر خلافت اس کے آپ ذرا قادیان کے نومسلموں پر نظر ڈالئے۔ سردار فضل حق صاحب (سردار مندرنگہ) ماسٹر عبدالرحمن صاحب (سردار مہرنگہ) بھائی عبدالرحمن صاحب (شیخ عبدالرحمن صاحب) (لاٹھنگہ داس)



بھائی عبد الرحیم صاحب (سردار جگت سنگھ) شیخ عبدالرب صاحب (لاہوریان چند) (ڈاکٹر عبداللہ صاحب) (یہ عاجز (سورن سنگھ) وغیرہ وغیرہ ان لوگوں میں بعض ایسے بھی تھے جو بفضل خدا شادی شدہ تھے۔ مگر جب ان لوگوں کو وصال باہمی کی لگن لگی اور زندہ خدا سے روحانی زندگی حاصل کرنی چاہی تو یہ تمام کنروں کو بالائے طاق رکھ کر اور اپنی چاہتی سہریلوں سے ہمیشہ کے لئے منقطع ہو کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر اور ایسے خدا کا واسن پکڑ کر بوجہ اور مادہ کا خالق ہے اور جو بجائے کفارہ کے اعمال حسد کی بار بار تاکید فرماتا ہے۔ جو آریوں کے خدا کی طرح اور ضرب شکست مان ہونے کے ارواح اور مادہ کی مالکیت اور خالقیت سے معطل نہیں بلکہ اسلام کا خدا وہ تمام مطلق خدا ہے جو ذرے ذرے کا خالق اور مالک ہے بھلا وہ انسان جن کا بھروسہ ایسے خدا پر ہو۔ اگر وہ قادر مطلق اپنے بھگت کی آزمائش کے لئے اسی گنی گنی ٹیٹھی والدے تو یقینی سمجھو کہ ایسے خدا کا پرستار اگر کوہا ہے تو فو لا د ہو جائیگا۔ اور اگر سونہا ہے تو گند بن کر کھلیگا۔ چنانچہ ان بالا مذکورہ نو مسلموں میں سے بعض پر ایسے کٹھن وقت بھی آئے کہ انھیں سبائے روٹی کے چوچا کر اور بجائے چار پائی کے صرف ایک کٹھن میں زمین کے فرش پر مدتوں ٹیٹھا پڑا مگر یہ خدا کے پیارے اپنے بزرگان سلف کو یاد کر کے جنھیں عرب میں سوائے خشک ستوا اور پیاس بجھانے کے لئے چند قطرے پانی کے اور کچھ میسر نہ آتا تھا۔ مگر باوجود ایسی تنگی کے انھوں نے اسلام کے لئے وہ کارہائے نمایاں کئے کہ آج ایک دنیا ان کے ناموں کو کمال عزت سے لیتی ہے ایسے خدا کے پیاروں کے طرز عمل کو پیش نظر رکھ کر ان اللہ مع الصابریین کی مالا جھپتے رہے۔ اور کبھی انسان کے آگے جا کر ہاتھ نہ پھیلائے۔ مگر دوسرے طریق وہ ہیں جو صرف چند روز کی "موج بہار" کے لئے گرگٹ کی طرح نئے نئے رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ اور پھر حیرانی کی بات یہ ہے کہ آریہ سماج ان لوگوں پر فخر کر کے راستوں کے منہ آ کر کرتی ہے۔ ۲

"چھ نسبت خاک را با عالم پاک" کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے۔ ۳

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو  
یہاں قدرت وہاں در ماندگی فرق نمایاں

اب کون کہہ سکتا ہے کہ آریہ سماج کو مہاشہ دھرمپال کی طرح ستیہ دیو کے ستیہ کو ظاہر کرنے کے لئے اُس کی زندگی سے کتنے پردے اٹھانے پڑ گئے۔

## اسلام میں جذب کر نیکی طاقت

لاہوریان چند آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر فرما رہے ہیں کہ اسلام ہر ایک مذہب کے گواہ میں جذب کر نیکی کے لئے تیار و مکر آریہ سماج میں ہاتھ نہیں

مسلمان بھائیو آپ اپنے گریبان میں منہ ڈاکر دیکھو کہ غیر مذاہب والے کو ہم پر خالی جن طنی ہے یا اس کی کچھ اصلیت بھی ہے۔ اس کا جواب آپ کے دل دینگے۔

ارواح اور مادہ کی قدامت کی نسبت آریہ پرشوں سے سوال

ماہ اپنی حوس اور خاصیتوں سمیت خدا کی طرح ازلی و ابدی ہیں مگر ہم اُس ننڈت اور دوان کو پچاس روپیہ نقد انعام دینگے جو دید کے کسی منتر سے بصراحت یہ ثابت کر دے کہ روح اور مادہ معاً اپنی حوس اور خاصیتوں کے ازلی اور ابدی ہیں ورنہ خالی بے سرو پا و عودوں سے کچھ حاصل نہیں

کفر لو طما خدا خدا کر کے ہم نے کئی دفعہ آریہ مہاشوں سے ایستفا کیا کہ آپ براہ نوازش ذرا "ہندو" لفظ کی تشریح کریں مگر جب وہ تشریح کا لفظ مسکتے تو فوراً طح دے جاتے۔

آخر ان کے تجربہ کار بزرگ اور کہنہ مشق اخبار نویس اخبار عام کے ایڈیٹر نے یہ عقد حل کر دیا۔ ہمعصر اخبار عام لکھتا ہے کہ ہندو وہ ہے جو ہندوؤں کو مانتے ہیں۔ وہ ہندو ہیں۔ اور جو لوگ ہندو مندروں سے خارج ہوں وہ ہندو کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔ اور پھر عام اس سوال کو اور تصریح کے ساتھ واضح کرنے کے لئے آگے چل کر لکھتا ہے: "ہندو اور تیرتھ سے بڑھ کر عام

تعریف ہندوؤں کی قومیت کے حق میں ناممکن ہے۔ پھر ہمعصر اخبار عام آریوں کو اس کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ان کے حق میں یہ فتویٰ دیتا ہے کہ "آریہ" ہندوؤں کی طاقت کو خود ہی کم کر رہے ہیں اور پھر اس کے نتائج پر تعجب کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں اگر مندر نہیں۔ دیوتا نہیں پتھو اور دوتا نہیں تو ہندو کس جانور کا نام ہے۔ ہندو کون سمجھے جائیں اس معیار سے کیا آریہ بھائی ہندو ٹھہرتے ہیں جبکہ اس کے ساتھ ہی وہ حضرات پراشلم پر بھی زور دیتے ہیں ذات اور چھوت کی خصوصیتوں کو بھی محو کئے دیتے ہیں۔ اب جبکہ ایک کٹر ہندو نے ہی نہایت مزاحمتی سے ہندو لفظ کی تشریح کر دی ہے اگر اب بھی کوئی اس سے انکار کرے تو یہ اُس کی بہت دھرمی ہے۔

آریہ سماج کی گاڑی کا خالصہ سماچار جو کھونکا ایک لیڈنگ سپر ہے اپنے آخری دھرم

کے لیڈر میں لکھتا ہے کہ آریہ سماج نے اپنا جنم ہی کھٹن منڈن کے لئے لیا ہے۔ آریہ سماج کی مایہ ناز کتاب ستیا رتھ پرکاش میں بھی مختلف مذاہب کے کھٹن اور بے ترس محکمہ چینیوں کے علاوہ کئی جگہ اپنی گرہ سٹاکر بھی منڈیا اور غیبت سے صفحہ کے صفحہ بھرے پڑے ہیں۔ اول اول تو آریہ سماج کے کارکن ہر ایک مذہب والے سے اپنی چونچ لٹا کر تے تھے مگر جب لیکھرام کا چلانا بول گیا ہے تب سے مسلمانوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کم ہو گئی ہے۔ دیکھا خالصہ سماچار کے معزز ایڈیٹر کی نظر سے ترک اسلام اور نخل اسلام اور قرآن جدید کے علاوہ پرکاش اور مسافر وغیرہ کے و تحراش منڈیا نہیں گزرے تو تین سال سے عیسائیوں کے ساتھ بھی کم چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے۔ جینیوں نے تو دیوانہ لکھ چھیڑ وغیرہ مزید اور کر کے دارکتا ہیں لکھ کر اور ایک دو مقدموں میں فتح حاصل کر کے اپنا دامن چھیڑا ہوا اب غریب سکھ اور سناٹن دھرمی ان کی زور آزمائی کا میدان باقی رہ گئے ہیں۔



## ہندو سبھا کا پرزیدنٹ اور سنگھ سبھا

راولپنڈی - لاہور  
اور لائل پور کے  
سنگھ سبھوں کے

علامہ جوزیو دیوشن سنگھ سبھا امترسٹر نے بابا گور بخش سنگھ صاحب بیدی (پرزیدنٹ) سنگھ سبھا کے خلاف پاس کیا ہے اس کا مختصر اقتباس خالصہ سماچار سے لیکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سکرٹری صاحب سنگھ سبھا امترسٹر لکھتے ہیں کہ آج ۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء سری امترسٹر میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس جلسہ میں سنگھ سبھا و ہاری - گنی گیانی - اوداسی وغیرہ کئی سیکھ فرقے شامل تھے۔

سب سے پہلے بھائی ٹھاکر سنگھ گیانی نے گورو کی پودی پر لیکچر دیکر از روئے گریختہ وغیرہ یہ ثابت کیا کہ سکھوں کا گورو گرنتھ صاحب ہے۔ اس کے بعد بھائی دیو سنگھ جی سوڈاگر ہال بازار امترسٹر نے پرچوش الفاظ میں بابا گور بخش جی کے ملتان ہندو کانفرنس میں ارتھوں کے ارتھ کرنے پر یعنی حقیقی معنوں کے من گھڑت معنی ظاہر کرنے پر سخت افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ باوا گور بخش سنگھ ہرگز ہرگز سکھوں کے گورو نہیں ہیں۔ اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ باوا گور بخش سنگھ نے ہندو کانفرنس میں سکھوں کو آریہ اور برہمنوں کی طرح ہندو ظاہر کیا اور میں اشد درجہ کا افسوس ہے کہ محض سماجی دوستوں کی چالوکی میں آکر باواجی نے اپنے لیکچر میں ایسی بھاری غلطی کر کے نہایت بیرحمی سے سکھوں کے دلوں کو دکھایا۔

یہ بات سنکر نپڈال کے ہر چار طرف سے یہ آواز اٹھا کہ رام رائے کی طرح باوا گور بخش سنگھ پروڈ سکھوں نہیں لگایا جاتا۔ پنڈت (سکھ مذہب) کے گورو وارے دھرم ایسے آدمی پر کیوں نہیں دیکھ گئے۔

جس کی تائید سرور سندر سنگھ جی بی۔ اے نے نہایت زور کیا تھا کی جسر بھائی ٹھاکر سنگھ جی گیانی نہایت بلند آواز سے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر آپ لوگوں کو اس ریزولیوشن کے ساتھ اتفاق ہے تو بلند

آواز سے ست سری اکال کا لغزہ بلند کر دیں کو سنگھ حاضرین نے اس ریزولیوشن سے اتفاق کی تائیدیں ست سری اکال کا لغزہ بلند کیا جو اکاش کو چیرتا ہوا۔ فلک لافلاک تک جا پہنچا۔

## آریہ سماج اور سنگھ سبھا سکھ ازم کا ٹیڈنگ

پیر خالصہ سماچار لکھتا ہے کہ ۲۲ دسمبر کو سری گرو سنگھ سبھا کا جلسہ امترسٹر میں منعقد ہوا۔ بھائی بدھ سنگھ اور بھائی ٹھاکر سنگھ گیانی اور بھائی تیج سنگھ اور بھائی ہرنام سنگھ وغیرہ کے پرچوش لیکچر ہوئے جس میں آریہ سماج کے شرانگیز مضمون کا جواب دیا گیا اور بعد میں یہ ظاہر کیا گیا کہ جو نے سکھ آریہ سماج کے جھانے میں آکر چندہ دیا ہے وہ اپنی قوم کو غارت کر رہے ہیں کیا کوئی سکھ بتلا سکتا ہے کہ کبھی کسی آریہ سماجی نے بھی سنگھ سبھا کے لئے کچھ چندہ دیا ہو۔؟

مگر سکھوں نے انکی ٹیوشنوں کو ہزار ہا روپیہ دیا جو سر غلطی تھی۔

## جھنگ سیال کا غضب سکھوں پر

ایشیوں لکھتا ہے کہ سکھوں کا دماغ چکر ایا ہوا ہے انہی انہی عقل والوں میں سے لائل پور کی خالصہ سنگت ہے جسے ایک اعلان کے ذریعہ سکھوں کو نمائش کی ہے کہ وہ مردم شماری میں اپنے آپ کو ہرگز نہ نہ لکھائیں۔

افسوس بعض اخبارات کا لہجہ کس قدر پایہ اخلاق سے گرہوا ہے کہ وہ اور تو اور جنھیں وہ اپنے زعم میں اپنا خیال کرتے ہیں ان پر بھی وہ اپنا ہاتھ صاف کر نیسے نہیں چوکتے تو پھر یہ حضرات مسلمانوں کو تو جو کچھ بھی کہیں تھوڑا ہے۔

گورو جی کے حکم کی تعمیل کرو گے  
یا دنیائے پیچھے دوڑو گے  
اپیش بھری  
مصنفہ شری  
دیانند کے

۳۱۔ صفحہ پر لکھا ہے کہ ہم ہندو نہیں بلکہ آریہ ہیں۔ ہندو کا لفظ تو ہمیں مسلمانوں کی طرف سے دیا گیا ہے۔ لیکن آجکل جبکہ مردم شماری سر رہے اکثر آریہ اخباروں کی طرف سے نہ خود بلکہ اچھوت ذاتوں کو بھی ہندو ظاہر کرنے کے لئے ایڑھی چڑھائی تاکہ زور لگایا جا رہا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے گرو کا حکم مانینگے یا دنیائے پیچھے دوڑینگے۔ دیکھیں اس امتحان میں کون قائم رہتا ہے۔ اور مہنمادی وجوہات کے باعث کون بھستتا ہے۔؟

## فساد کلکتہ کے اصلی بانی کون تھے؟

آریہ اخباروں نے داویلا کرتے ہوئے تمام آریہ سماج کو سر پر اٹھا کر کہا تھا کہ کلکتہ کے فساد میں ہندو مارے گئے۔ لٹ گئے یہ ہوا۔ وہ ہوا۔ مگر آباد کا مشہور و معروف اخبار پارٹنر جس کی سلسلہ رائے ایک خاص وزن رکھتی ہے وہ لکھتا ہے کہ ابتدا میں زیادتی مار واپریوں نے کی اور یہی وجہ ہے کہ پبلک کو ان کے ساتھ ہمدردی نہیں چند مار واپریوں نے اپنے مکانات میں لاکھٹیوں اور اینٹوں وغیرہ کے ذخیرے جمع کئے اور ان کو مکانوں سے شرکوں پر پھینکا۔

اب اس پر بھی کچھ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت ہے یہ بات دیکھ کر نورا ہمیں وہ کہانی یاد آجاتی ہے کہ ایک موقع پر کسی شریف آدمی کو چند بیٹیوں نے پھر کر انا شروع کیا اس عزیز کو جب چوٹ لگی تو وہ چیخے چلائے لگا۔ بیٹیوں نے خیال کیا کہ اب راز فاش ہوا اس لئے خود بھی چنچیا چلانا شروع کر دیا کہ لینا پکڑنا نہ جانے دنیا وغیرہ بیٹیوں کی یہ حالت دیکھ اس گروہ کے ایک دور اندیش آدمی نے کہا کہ مار بھی تم ہی رہے ہو اور شور بھی تم ہی مچا رہے ہو اس کے کیا معنی اُنھوں نے جواب دیا کہ اصل مدعا یہ ہے کہ لوگ اصل مظلوم کا پتہ نہ لگا سکیں اور اس کے چلانے کی آواز ہمارے شور و غوغا میں چھپ جائے۔ تاکہ لوگ ہمیں مظلوم سمجھیں سو یہی مثال آجکل ہمارے براہ ران وطن پر صادق آتی ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ یہ آثار اچھے نہیں۔

نور اور نور کے  
ناظرین  
جس صدق نیت اور خلوص قلب ہے  
نور پیارے اسلام کی بجا آوری بخند



کر رہا ہے۔ نور کے مضامین اس کے شاہد حال ہیں کہ کس طرح . . . محنت شاقہ سے یہ پرچہ ایڈیٹ کیا جاتا ہے۔ دوست اور دشمن سب ثنا خواں ہیں کہ مذہبی پرچوں میں یہ پرچہ خاص درجہ رکھتا ہے مگر انہوں نے اس وقت تک نور کی اشاعت اس قدر نہیں ہوئی جسے ہم فخر یہ ملک کے سامنے بیان کر سکیں۔ پرکاش مسافر آگرہ اور آریہ گزٹ وغیرہ کی اشاعت کو دیکھئے جو تین تین چار چار ہزار تک پہنچے ہوئے ہیں۔ مگر دوسری طرف "نور" جو بفضل خدا نغلیز اسلام کے حلوں کے روکنے کے لئے آہنی ڈھال اور ان کو ذراں شکن جواب دینے کے لئے ذوالفقار علی کم نہیں اس کی اشاعت اس قدر محدود ہے کہ جبکہ ہم ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم کرتے ہیں۔ "نور" کے فداؤ اگر آپ چاہتے ہو کہ آپ کا پیارا نور اس سے بھی بڑھ کر اور نوراً علی نور ہو کر ظلمت کو دور کرتا رہے تو آپ خدا کے لئے اس کجوسی کو چھوڑ دیں۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اپنے ایک دوست کو تو ضروری نور سے سوز کریں۔ پھر دیکھیں کہ "نور" کس طرح چمکتا ہے۔ ایک خریدار یہ یاد کرنا چاہنا مشکل نہیں۔ ہمت مردان مدد خدا۔

**نور کے ساتھ عملی سہاروی** | میں مولوی محمد عرواز خاں صاحب

میرزا اسماعیل خاں کا تہ دل سے شکور ہوں کہ جنہوں نے ایک وجہ سوانح عمری حضرت بادشاہاناک رحمۃ اللہ اور ایک درجن کے لگ بھگ سو منگلا سکھوں اور آریوں میں مفت تقسیم کر کے اور نصف درجن کے قریب سکھوں اور آریوں کے نام "نور" جاری کر دیا اور اس سے عملی محبت کا ثبوت دیکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ ہم تہ دل سے خالص صاحب کے مشکور ہیں اور ہم دل و جان سے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محسن کو اس قدر توفیق دے کہ وہ مذہبی کاموں میں دیتے ہوئے ہاتھ نہیں آئیں یا انکار اس وقت بفضل خدا نور کے ایسے خریدار بھی ہیں جو خالص صاحب سے کسی گناہ پرھ کر صاحب توفیق اور وسعت دل سے ہیں جو نور کا سالانہ چنڈہ دیتے ہوئے بھی گہری تشویشوں میں پڑے ہیں اسے دوسرے خدا کے لئے اس غفلت کو چھوڑ دے

اپنے چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھو کہ تمہیں اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے کس قدر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ زندہ قوم کی یہ نشانی ہے کہ وہ اپنے اخبار کو مضبوط کرے کیا یہ دولت تمہارے ساتھ جانیگی۔ روپیہ کیا ہے ہاتھوں کی میل۔ خدا ہی ہے جو ہمارے مہربانوں کو زمانہ کے گرم دسروے آگاہ کرے اور اس بات کو سوچیں کہ ہمیں اپنے اخبارات کو مضبوط کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔

**سری گورو نانک صاحب**  
کے سکھ اور آئینوالی مروت شہاری

میں یہ نقص دیکھ کر لاکھوں آدمی گورو نانک دیو اور گورو گوہند سنگھ صاحب کو ماننے والے صرف کیوں کے ہونے کی وجہ سے سکھی میں شمار نہیں کئے گئے تھے ابھی مردم شماری میں تنظیمان مردم شماری کو حسب ذیل ہدایات جاری کی ہیں

ہدایات گورنمنٹ دربارہ مردم شماری ۱۹۱۵ء اس امر کی ہدایت رکھنی چاہئے کہ جینیوں اور سکھوں کو ہندو درج نہ کیا جاوے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو جین یا سکھ بتلاوے تو وہی اندراج کیا جانا چاہئے خواہ وہ یہ بھی کہے کہ میں ہندو ہوں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں سکھ ہوں تو صرف اس وجہ سے کہ اس نے کہیں نہیں رکھے ہوئے ہندو درج نہیں کرنا چاہئے۔ تمام اشخاص جو اپنے آپ گورو نانک یا گورو گوہند سنگھ کے پیروکار ظاہر کریں اور اپنے آپ کو سکھ بتادیں ان کو سکھ درج کرنا چاہئے۔ کیسا دھاریوں اور سہج دھاریوں کے درمیان خانہ مہرہم رب اہل تیار کیا جاوے گا۔ اس خانہ میں اصل مذہب درج کرنا ہوگا نہ فرقہ اب گورو نانک دیو جی کے پیرو گورو گرو پرپورا پورا شواہد رکھنے والے۔ سہج دھاریوں۔ بیدیوں۔ سوڈیوں۔ نانک پنتھیوں۔ نرکار یوں۔ نام دھاریوں۔ نرملوں۔ اوڈیوں۔ اڈن شاہیوں۔ مہتموں۔ بیدیوں۔ غرضیکہ تمام سکھوں سیکوں کے آگے دست بستہ بنتی ہو کہ وہ اپنے آپ کو بوقت مردم شماری گورو نانک صاحب کا سکھ لکھو

کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ میں پوری پوری تعداد سکھوں کی معلوم ہو جاوے۔

**نور** - کیا لالہ صاحبان ازراہ نوازش آج کے "نور" کے ایڈنگ آرٹیکل کو ملاحظہ فرمائیں گے تاکہ آپ بادشاہاناک کے اصل عقائد سے لگا ہی حاصل کر سکیں "نور"

**نور کی سہ ماہی رپورٹ** | ان مہینوں میں حسب اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر

میرزا سہی فرمائی ہے: حضرت اہم اللہ خیر الخیر! جناب ستی محمد صدیق صاحب - خریدا - جناب منشی فیض الہی صاحب - عارف نونیس - جناب منشی محمد صدیق صاحب مدرس - جناب شیخ محمد عبدالرشید صاحب - ایک واجب الاحترام بزرگ جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کی قطعی ممانعت فرمائی ہے - جناب بابو عبدالرزاق صاحب - جناب منشی مختار احمد خالص صاحب چار جلد سوانح عمری اور ۱۹ جلد سو منگلا کے علاوہ - خریدا - جناب خلیفہ محمد صادق صاحب - جناب سید محمد شاہ نواز صاحب ۸ سو منگلا کے علاوہ - خریدا - جناب بابو محمد رشید صاحب - جناب سید محمد غلام الدین صاحب - جناب مرزا محمد سلطان صاحب - جناب منشی ایوب احمد صاحب - جناب بابو سردار خالص صاحب - جناب خالص صاحب عبداللہ خاں دوروپیہ کی کتب خرید کر سکھوں میں مفت تقسیم فرمائیں - جناب شیخ احمد الدین صاحب - جناب چودھری مولابخش صاحب - جناب منشی عبدالرحمن صاحب - جناب مولوی میر احمد صاحب - جناب حافظ فتح الدین صاحب - جناب ستی امام بخش صاحب - جناب ڈاکٹر اہی بخش صاحب - جناب بقا محمد صاحب افغان - جناب منشی ظفر حسن صاحب - جناب بابو ظہور الحسن صاحب - میان محمد بخش صاحب طالب علم - جناب شیخ ہاشم علی صاحب - جناب چودھری غلام احمد صاحب بی - ۱ - جناب چودھری عبدالحق صاحب - جناب حکیم سید محمد حسین صاحب - جناب منشی محمد صدیق صاحب - اور اسبقہ برادر راست خریدا - بنے۔ انہوں "نور" کی اشاعت کی رفتار بہت سست

پری پری ہے۔ آئین اخبار میں چار چار ہزار کی تعداد میں شائع ہوں اور نور کی اشاعت ایک ہزار کی حد تک محدود ہے۔ کیا یہ تفاوت ہماری رگ حسیت کو جوش دلائے گا یا نہیں۔



# پنڈت دیانند کے وید بھاشا پر سری نظر

(غلام ۲)

رگوید سنیٹا اول پہلا ادھیائے انوک (۱) سکت (۱)

## ساتواں منتر

اصل ترجمہ: اے اگنی ہم روز صبح اور شام اطاعت کے ساتھ تیرا دھیان کر کے تیرے پاس آتے ہیں۔  
پنڈت دیانند کا ترجمہ: (اگنی کو پریشور مانکر) بے سبکی اپنا کرنے کے لائق پریشور ہم لوگ بہت طرح کے گجیان (علم) ہونے کے لئے اپنی عقل اور فعلوں سے آپ کی اپنا (حمد و ثناء) کو قبول کئے اور رات دن ہمیشہ نمسکار وغیرہ کرتے ہوئے آپ کی شرن کو پراپت ہوتے ہیں۔

## آٹھواں منتر

اصل ترجمہ: ہے اگنی تم روشن ہو تم ایک کی محافظ ہو بہت چمکنے والے اور ایک کی جگہ میں بڑھنے والے ہو ہم تیری اپنا کرتے ہیں۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ: (اگنی کو پریشور مانکر) اپنے اس پریم آئندہ (ہمیشہ خوشی) پر (دورجہ) میں کہ جس میں بڑے بڑے دکھوں سے چھوٹ کر نکلتی کے پراپت ہوئے لوگ ہوتے ہیں سب سے بڑا پرکاش سروپ (لوزانی شکل) مذکورہ بالا ایک وغیرہ اچھے اچھے کام اور دھارک لوگ اور زمین وغیرہ کی حفاظت (رکھشا) ست دویا (علم والے) چاروں طرف ویدوں اور جگت کے انا دی کا رن ظاہر کرنے والے پریشور کو ہم لوگ اپنا لوگ (دیل) سے پراپت ہوتے ہیں یا حاصل کرتے ہیں۔

## نواں منتر

اصلی ترجمہ: اے اگنی ایسی کرپا کر کہ ہم تجھ تک باسانی پہنچ سکیں۔ جیسے فرزند باپ کے پاس بے تکلف آتا ہے اور اگنی تم ہمارے پاس اسی طرح آؤ۔ ہمارے سکھ یا خیریت

کے لئے ہمارے پاس رہو۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ: (اگنی کو پریشور مانکر) ہے مذکورہ بالا گن والے گیان سروپ پریشور جیسے باپ اپنے بیٹے کے لئے عمدہ گیان کا دیئے والا ہوتا ہے ویسے ہی آپ ہمارے لئے اچھا گیان جو کہ سب سکھوں کا سادھاک عمدہ عمدہ چیزوں کے حاصل کرنے والا ہے اس کے دیئے ہوئے گورکھم لوگوں کو سب سکھ سنیوکت کیجئے۔

پہلے اشک پہلے منڈل پہلے ادھیائے کا پہلا سوکت ختم ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

## پہلے سوکت پر عام ریمارک

(۱) اس کل سوکت میں ۹ منتر ہیں اور ان کا دیوتا اگنی ہے۔ اگنی ہی کی حمد یا استی وغیرہ ان میں درج ہے۔ پانچویں منتر میں اگنی دیوتا سے صاف درخواست کی گئی ہے کہ وہ ایک میں (یہاں) دیوتاؤں کیساتھ آوے۔ لفظ دیوتا کی جگہ نئے دیانندی معنوں کے رو سے ”عالم“ رکھیں تو بھی یہ کہنا کہ ہے پریشور تم معہ عالموں کے یہاں اس جگہ میں آؤ۔ یہودہ بات ہے۔ خاص کر جبکہ سریشی (دنیا) کے شروع میں یہ منتر اترتا تھا اسوقت عالم کمانے اور کونے آجاتے اس کے علاوہ چھٹے منتر میں صرف آگ کے انکار کا مخاطب کئے گئے ہیں جسکو بلا سند نزولت دیانند جی نے بالکل بے سرو پا اٹھا ہے۔ پس ان منتروں سے دیوتا اور آگ پرستی تو بین طور سے ثابت ہے۔ ایشور پرستی ہرگز نہیں۔

(۲) اس سوکت میں استی یا پرارتھنا جو کچھ اس کا نام رکھو دھن اور دولت وغیرہ کی بات ہے۔ مگر فسق و فجور سے بچنے اور گناہ سے بچنے کا نہیں بھی ذکر نہیں۔ پنڈت دیانند جی نے دویا یا علم اور عالموں کے میں جول کو بار بار بیوجہ اور بلا سبب ان میں گھس دیا ہے حالانکہ دویا یا علم کے لئے وید کے پہلے حصہ میں تو کس بھی کوئی پرارتھنا وغیرہ نظر نہیں آتی۔ اور نہ ان منتروں میں کوئی لفظ ہے جسکے معنی دویا نکالے

جائیں:-

(۳) دوسرے منتر میں صاف لکھا ہے کہ اگنی دیوتا پہلے رشیوں کے نزدیک تعریف لائق تھے۔ نئے رشیوں کے نزدیک بھی تعریف لائق ہیں اور وہ دیوتاؤں کو اس ایک میں لے آویں۔ اب اس منتر کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر یعنی ریک کے بننے سے پہلے کچھ اور رشی بھی موجود تھے جن کی طرف یہ اشارہ ہے۔ چنانچہ نزولت میں صاف لکھا ہے کہ اگنی جو پہلے رشیوں کے نزدیک ثناء کے قابل ہے اور ہم جوان کی نسبت سے رشی ہیں ہمارے نزدیک بھی ثناء کے قابل ہے۔ وہ دیوتاؤں کو یہاں بلا لاوے۔

اس سے دو باتیں ظاہر ہیں اول یہ کہ وید سریشی کی ابتدا میں ظاہر نہیں ہوئے۔ اور دوم یہ کہ ایک زمانہ کے بعد کے رشیوں نے یہ منتر چپے یعنی مدھو چھنڈا وغیرہ جو ”ہم“ کے اندر آتے ہیں۔ نہ کہ اگنی یا یو وغیرہ نے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وید ہرگز ابتداء آفرینش کی کتاب نہیں اور دوم نہ ہی وید بتقریح یا اشارۃ اسبات کا مدعی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ کیونکہ ویدوں کے منتر بنانے والے مدھو اچھنڈا وغیرہ رشی تھے نہ کہ ایشور:-

(۴) تیسرے منتر میں اگنی کی برکت سے جس میں صرف دھن اور عزت اور بہادر آدمی کے ملنے کا ذکر ہے اسے پنڈت دیانند جی نے ایشور کی طرف منسوب کر کے ایشور کی طرف سے اپنا سا کا پھل علم وغیرہ بتایا ہے جس سے ایشور یا سنایا خدا کی دعا کا اعلیٰ روحانی مطلب ظاہر ہے۔

(۵) پنڈت دیانند جی بجائے اس کے کہ ایشور کی یا اس کی صفات وغیرہ کا ذکر کرتے اپنے ”بھاشا“ میں بہت سے خود تراشیدہ الفاظ اور بے مطلب باتوں کو خواہ مخواہ بیچ میں لے آئے۔ ہیں مثلاً پھر پھر کئی دفعہ پرمانوں کے ذریعہ سریشی کا بننا چاروں ویدوں کا پرکاش اور نئی دلیل اور کاموں میں

۱۵۔ اس لفظ کے معنی لکھنؤ یعنی اس دیکھ و کشمیری میں جسے سوادی صاحب بھی مستند مانتے ہیں صرف ”سرت“ لکھا ہے پنڈت دیانند جنس اپنے عقیدہ اور مرضی کی موافق سرت دیا کیساتھ چار ویدوں اور جگت کے (نادی کارن) یا مادہ کو وابستہ کر دیا ہے۔ رگ وید میں کہیں بھی چاروں وید کا ذکر نہیں۔ اور نہ انا دی کا۔



گاسوں کا بتلا ہے۔

پھر جو تھے منتر میں لکھا ہے ویسے جو دینیوی آگ زمین وغیرہ چیزوں کے ساتھ بہت سے نقصوں سے آگاہ ہو کر حسن زوال وغیرہ نقصوں سے مبرا کارگر یا کارخانے والے ایک کو سب طور سے پورا کرتا ہے۔

یہاں اول کارخانہ جات کو زوال وغیرہ نقصوں سے مبرا کہا گیا ہے۔ اور دوسرے زمین وغیرہ کی چیزوں کیساتھ ملکر آگ کے بہت سے نقصوں کا دور ہو جانا بتلایا گیا ہے۔ کون سے بہت سے نقص؟

کیا عجیب و غریب اور نامور علوم و فنون کا آپدیش ہے جو بھلا کسی دوسری کتاب میں کہاں مل سکتا ہے :-

غرض ناظرین پہلے سوکت کے کل منٹروں کے دیانہ ترجمہ کو پڑھ کر اس کی اصل کیفیت دیکھ سکتے ہیں کہ کیسا اعلیٰ روحانیت سے پر ہے جس میں گناہ سے بچنے کا ذکر مطلق نہیں اور اس میں علوم و فنون کی کیسی اعلیٰ تعلیم ہے اور ساتھ ہی اس کے اصل ترجمہ کو پڑھ کر اور ہمارے نوٹوں کے ذریعہ دیونگی نسبت ٹھیک رائے قائم کر سکتے ہیں۔

ٹھہرنے والے پران۔ مطلب کو دیکھنے والے عالم ان لوگوں کی دلیل اور وجوہات میں رہنے والے پران، اور ہے اگر انہی کائنات کے عضوزمین وغیرہ اشیاء کو ایشور اور جسم کے اعضاء کو ہمہ واں طور سے اس کی شکل میں ہو کر کیا جسم کی شکل ہو کر؟ احفا کرینولے ہونے سے ہے سب کے دست پر مشورہ وغیرہ وغیرہ (مفصل دیکھو چھٹے منتر کا دیانہ ترجمہ نور کے نمبر ۶ میں) پچھلے فقرہ میں ایشور کی ایشور حفاظت کرنے کا عجیب تعابیر (۶)۔ علوم و فنون نکالنے کے لئے نڈر دیانہ ترجمہ جو چال چلے ہیں یعنی کل دعائے فقرہ کو بدل ڈالا ہے اور ہے یا لے گئی کو بالکل اڑا دیا ہے۔ بذات خود یہ ایک امنوناک امر ہے۔ مگر ان کا "علوم بھی دیکھئے پہلے منتر میں لکھا ہے۔ اور ان چیزوں کے پیدا کرنے کے وقت سے پیشتر بھی توڑنے قبول کرنے اور کشش وغیرہ اوصاف رکھنے والے۔ دینیوی آگ کی ہم بار بار خواہش کرتے ہیں۔

خوب! چیزوں کے پیدا یا بنائے جانے سے پیشتر خود آگ اور اس کی صفات کہاں سے آگئیں۔ اگر نڈر صاحب سائنس جانتے تو ایسا نہ کہتے۔ جو آگ کو مرکب دو اشیاء یعنی

## آریہ سماج کے متعلق نہایت مفید کتب

آریہ سماج اپنے اصل روپ میں قیمت ۰ (۱۲) دیانہ ترجمہ دجرت یعنی آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں (حصہ اول) قیمت ۲ (۳) دیانہ ترجمہ دجرت یعنی آریہ سماج کا

بانی اصل روپ میں (حصہ دوم) قیمت ۰ (۴)

آریہ سماج کی دینی کتب میں جہاد کی تعلیم قیمت

(۵) آریہ سماج کی دینی کتب میں خوفناک جہاد اور

گناہوں کی تعلیم قیمت ۲ (۶) دیوسماج کا عبد الغفور اور

دیوسماج کا دھرمپال قیمت ۳ (۷) دھرمپال کی

جھوٹ بیانیات قیمت ۰ (۸) ایک کھلی چٹھی بنام

سٹرپانند ایم۔ اے پروفیسر ویانند اینگلو ویدک کالج

لاہور قیمت ۱ (۹) آریہ سماج کا ویدک ایشور قیمت ۰ (۱۰)

یہ سب کتابیں سپرنٹنڈنٹ دیوسماج سپرنٹنڈنٹ

سید آمن دیو شرم نارکی لاہور۔ درخواست

کرنے پر مل سکتی ہیں ص ص ص یا اس سے زیادہ کے

خریدار کو ۲۵ فیصدی کمیشن بھی دیا جائیگا۔

## سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ شہرہ کائنات دیوبند

کی نسبت ایڈیٹر صاحب نور فرماتے ہیں کہ جن نقیبی و دینی بھائوں سے دسویں پر یہ سوانح عمری مکمل کی گئی ہے وہ شہرہ پرکش دیوبند کی زندہ دلی پر دلالت کرتی ہے یہ کتاب حق و حجت کے اچھلا شیلوں کیلئے دھرم کی کسوٹی پر موجودہ مسلمانوں کو قدیمی مسلمانوں کی روحانی قوت اور دھرم کی تسکین اور آگاہ کرتی ہے کہ انھوں نے کس طرح دنیا کی کیا پاپ وی اور غیر مسلموں کے لئے شہادت پیش کرتی ہے کہ وہ جڑ اور اصل کے بعد کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے مستفیع ہو کر حیوان سے انسان انسان کا باخبر مسلمان بن گئے ہر ایک عین مسلمان کو پیار گئی کے حالات آگاہ ہونا ضروری ہے بچوں کیلئے ایسے اوتار تہ کا مطالعہ نعمت غیر مترقبہ ہے مصنف نے اس سوانح عمری کو لکھ کر ہم مسلمانوں پر احسان کیا ہے جس کے لئے ہم مسلمان شکر ہیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادری اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت میں اس کتاب کی نسبت رقمطراز ہیں کہ میرزا دیک مناسبت کے ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نمونہ ضرور خریدیں قیمت صرف ۲ (۳) فی کتاب

فہم تجارت سچھانے اور دولت کمانے کے راستے بتانے والی قابل قدر کتاب

اصول تجارت میں نقشہ ہمارا کو دیکھ سکتے ہیں کہ اس کتاب کو ملک اور

قوم کے لئے حجت خیال کرتا ہوں۔ قیمت رعایتی ۲ (۳)

لاہور

## ضرورت ہے

جناب مولوی محمد فتح الدین صاحب منشی فاضل از بر خوشابی تحریر فرماتے ہیں معیار صداقت مصنف جناب ست دھاری جی کو میرے اول سے آخر تک دیکھا اور ایک ایک حرف کا مطالعہ کیا ہے نہایت سببی نہایت گاہ پر اگرچہ اس نہایتی بازاری میں بہت کچھ موجود ہے اور قسیم کی کھری کھوٹی بساط پر اسے موقع پر نہایت ترنیم سے چنی گئی ہے مگر چونکہ عام دھوکہ دہی سے بچنے کیلئے کوئی معقول تجویز نہیں کی گئی اسلئے جاہل اور ناواقف خریداروں کو اس نقصان عظیم سے بچانے کے لئے ایک ایسے معیار ضرورت ہے جس سے نیک و بد کی عام فہم تمیز ہو سکے پس معیار صداقت اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے چوک اپنی طرز میں پہلی کتاب ہے اس نے نہایت خوشی سے منظور کر لیا ہے اور خصوصیت ذکر کے جائزے لائے اور اس قابل ہے کہ نڈر اشیان حق کیلئے دیل اور قومی ترقی کیلئے دستور العمل قرار دیا جائے یہ کتاب اسلئے بھی قابل قدر ہے کہ ایسی کتاب کی عرصہ باز سے ضرورت تھی بیشک بل نہایت کیلئے یہ ایک ایسا بیضر اور خطا شاہرہ ہے جس سے کسی شخص کو کسی شخص و نقصان پہنچنے کی کوئی سبب نہیں اور کسی قسم کے جھگڑے اور بھگت کو گنجائش نہیں۔ اب میں حضرت مصنف کتاب کا حال طور پر شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمارے ہاتھ میں ایسی کتاب دی ہے جس سے ہمیں بھلائی ہو

موصول بلا جلد ۳ جلد ۲

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں پتہ ذیل سے بکھایت ملتی ہیں۔ لئے کاپی مینجر کتب خانہ فی طوسی۔ گجراتی



مفت - مفت - مفت - مفت

سوانح عمری حضرت  
باوانا ناک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس دلی التذکی سوانح  
عمری ہے جسے ایسے  
دہندہ کارہ کے زمانہ میں  
جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کے  
گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے  
گھر میں پیدا ہو کر ان کے عقائد باطلہ کا کھنڈن کر کے  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ یہ کتاب قطعی  
تحققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف  
۸ روپے۔ ایک جتن کے خریدار سے صرف ۶ روپے یعنی فی کاپی ۶ روپے  
جو ممتاز کے دو خریدار پیکر لینگے ان کو یہ سب رعایت ملے گی۔  
ملک کا پتہ پیچر "لوز" قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

KHILAFAT LIBRARY

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی۔ حنا۔  
حرماندی گل وغیرہ فیتولہ ۸ روپے لیکر صر روپیہ تک اور تیل  
بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے ۵ روپے تک  
اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی جبر سے لیکر چار روپے تک  
اور ہر قسم کے عطر و ان اور ہر قسم کی شیشیاں گلشنہ  
قوام تباکو خور منی خیرہ۔ خوشبودار وغیرہ لوازمات  
ازر و سبے بازار نرخ ترسیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب  
طلب فرما دیں مع نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال  
فرما دیں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے  
پارسل کے واسطے کچھ نقد ضرور آنا چاہئے۔

المشا  
کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ

سعود اللہ احمدی مل سکتا ہے۔

سو منگلا ایک مذہبی و محب پر لطف نادل جس میں تو  
تنازع۔ تنازع کی لغویت تنازع کی خوفناک باتیں  
تنازع محم شرمناک شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال و دیروز  
پیر میں بکھا گیا، قیمت ۲ روپے کا پتہ پیچر اخبار لوز قادیان۔

ارے دوڑ دو جلدی دوڑو  
جلدی دوڑو ڈاکٹر برمن کا غرق کا فورے آؤ۔

جب کسی کو ہینہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے  
اور گھر گریہ کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی سے حضور اسو چلو تہ تکلیف  
ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں غرق کا فورے کی ایک  
شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھتے ہو یہ اصل غرق کا فورہ ۲۲۔  
برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہینہ کی انمول دوا ہے  
گرمی کے دست پیٹ کا درد و مڑوڑا ورتلی کے لئے اکبر  
کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ روپے محصول ایک ایک شیشی  
سے لیکر چار شیشی تک ۵ روپے

غرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہئے۔ یہ  
غرق دلائی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے  
اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی  
تازہ پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ غرق ڈاکٹر برمن کی  
صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا  
ہے۔ ریح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ  
کا پھولنا۔ ڈاکر کا آنا پیٹ کا درد و ہینہ۔ متلی اور  
اشہا کا کم ہونا یہ سب ریح کی علامتیں دور ہو جاتی  
ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی  
دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ روپے محصول ۵ روپے

پیپرینٹ کا تیل

پیٹ کا وہ پیٹھی اور ریح کے فنا میں یہ ایک بہت  
مشہور دوا ہے۔ پیپرینٹ افریقہ سے منگایا جاتا ہے۔  
ولایتی پیپرینٹ سے یہ کہیں بہتر اور مفید ہے۔ اس  
پیپرینٹ میں تارپین کا تیل ملا کر ایک کی تین شیشی  
بنائے لوگ بازاروں میں ۴ روپے کو بیچتے ہیں۔ آدھ  
اونس کی شیشی کی قیمت ۱۰ روپے محصول ایک ایک  
شیشی سے ۵ روپے شیشی تک ۵ روپے

ڈاکٹر ایس کے برمن ہنزہ و تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی میمر اور میمر یکا سرمہ و سست سلاجیت

اصلی میمر اور میمر یکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔  
اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ  
سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مدلولی حکیم لوز الدین صاحب مدظلہ کے  
مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی میمر جبکہ خود  
حضرت نے دیکھ کر اصلی میمر ہونے کی تصدیق کی اس میں  
ڈالا گیا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ بڑے  
امراض چشم بسیار مفید است، اس شہادت کے بعد کسی اور  
شہادت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی  
حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے  
اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دہند  
جالا۔ پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔  
قیمت سرمہ قسم اول ۵ روپے قسم دوم ۴ روپے

سست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا و نافع صرع ششی طعام قاطع لمغم و ریح و دن  
بواسیر اور جذام و استسقا و زوی رنگ و تنگی نفس و شجوخیت  
و منا و لمغم و قاتل کرم شکم مفت سنگ گردہ و مثانہ و  
سلسل البول و سیلان منی و یوست و درد مفاصل وغیرہ  
وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ  
نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت فیتولہ ۱۲ روپے

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاور دی اور بادامی سیاہ  
اور سفید ماشی۔ ریشی۔ سوئی۔ ٹسری صاف سفید اور  
بادامی۔ پشاور دی ٹوپیاں اور زردی کی پشاور دی جوتیاں  
ہر قسم کی پور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشا تاکھ

احمد لوز کابلی مہاجر سوداگر قادیان

ضلع گورداسپور۔ پنجاب



# حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

جن لوگوں کبھی حضرت کی تقریر سننے کا موقع نصیب ہوا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت کی تقریر مردہ دلوں کے لئے مسیحا کا کام دیتی ہے آپ کے امولک بچوں کا ہمارے نہایت اودھوڑے اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان ہونا ناممکن ہے۔ مگر محض اپنے دور افتادہ ناظرین کو کچھ خیال بندھنے کا موقع دینے کے لئے اس قدر عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ بہ امولک تقریر جو نکتہ معرفت سے بھرپور ہے اسے جتنی دفعہ بھی پڑنا جائے اتنا ہی کم ہے۔ ایڈیٹر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ  
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک واشھد ان  
محمد عبیدہ ورسولہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شہد اللہ انہ لا الہ الا هو۔ والملائکتہ واولیاءہ العلم  
قائمہ بالافسط۔ لا الہ الا هو العزیز الحکیم۔

حمد باری تعالیٰ  
اللہ جل شانہ کا بہت بڑا احسان اور بہت بڑا اکرم اور فضل ہوا ہے کہ مجھ کو آپ لوگوں سے عاقبت کا زندگی میں پھر موقع ملا ہے۔ میں کوئی لمبی تقریر خصوصاً کھڑے ہو کر آواز بلند سے پہنچانے میں کسی قدر غرر رکھتا ہوں اس واسطے ایک ایک ضروری بات تمہیں پہنچانی چاہتا ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ میں نے اپنے اوپر بہت بوجھ

رکھ کر تمہیں آئینہ سے یہ بات کہنی چاہی ہے۔ اللہ جل شانہ تم کو توفیق دے کہ تم اس میری بات کو دل سے مانو اور دل سے مان کر زبان سے اقرار کرو۔ پھر اسی کے مطابق تمہارا عمل درآمد ہو۔ تمام وہ قومیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں۔ وہ سب کی سب اس بات کو مانتی ہیں کہ کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ کے واسطے کیا کیا کوششیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیں اور یہی

KHILAFAT LIBRARY

لا الہ الا اللہ

جو فقرہ ہے اس کے پہنچانے کے لئے ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ برس تک اپنے ملک میں بڑی بڑی تکالیف شدیدہ کو برداشت فرمایا۔ آخر اس لا الہ الا اللہ کی مخالفت کے باعث آپ کو وطن بھی چھوڑنا پڑا جب ان شریوں نے تکلیف کو حد سے بڑا دیا تو اس رحمتہ العالین نے ہر طرح سے مقابلہ کیا اور انہی کی کوشش سے اس کلمہ کی اشاعت ہوئی۔ چنانچہ ہم سب جو موجود ہیں۔

لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں سب انبیاء جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اسی کلمہ کے لئے انہوں نے وہ وہ تکالیف اٹھائی ہیں جنکے بیان کرنے کی واسطے بہت ہی وقت چاہئے۔

اس کلمہ کے تین عظیم الشان فائدے ہیں

جب مسلمان منہ سے جوتہا ہے تو مسلمان کہلاتا ہے۔ وہ معاملات جو ہم مسلمانوں سے کر سکتے ہیں اس شخص سے کرتے ہیں جسکی زبان سے لا الہ الا اللہ سنتے ہیں۔ اسلام ایک عجیب نعمت ہے اسلام کے معنی اصل میں صلح کے ہیں اور آشتی کے اور نیک نمونے کے۔ سلم اور سلم دونوں لفظ صلح کو چاہتے ہیں بخدا ان باتوں کے جن سے اسلام نے صلح کو قائم کیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ۔

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ  
حد وایغیر علم۔

تمام وہ قومیں جو اللہ کے سوا کسی کو پکارتی ہیں ان کے کسی محبوب کو کسی بزرگ کو گو وہ اللہ کے سوا ہی ہو اور اس کی وہ پرستش کرتے ہوں ان کو بالکل گالی مت دو۔ فیسبوا اللہ علناً بغیر علم۔ کیونکہ وہ نادان بھی اللہ کو گالی دینگے نا بھی سے یہ لانتبہ کی دلیل بتلائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بڑی صلح اور بہت بڑی آشتی کو چاہتا ہے۔ اس کے معنی فرمانبرداری کے بھی ہیں اور ہر ایک کی فرمانبرداری نہیں بلکہ اللہ کی فرمانبرداری اور اس کے رسولوں کی فرمانبرداری اور الامر کی فرمانبرداری۔ اس کا نام اسلام رکھا ہے اسلام کے معنی فرمانبرداری۔ مگر لا اسلام کے معنی خاص فرمانبرداری اسلام کے لفظ سے ایک سلف لفظ بھی نکلا ہے۔ سلم۔ اس طرحی کو کہتے ہیں جس سے انسان بلندی کی طرف چڑھتا ہے ایسے ہی ہماری ترقیات کے لئے اور بلند مراتب پر پہنچانے کے واسطے خدا نے اسلام کو بھیجا ہے۔ اسکے نمونے دیکھ لو۔

جناب ابو بکرؓ اور ان کے والد کدہ کے

راز خلافت صنادید اور عمائد سے نہ تھے۔ مگر اسلام ہی تھا کہ اس فرمانبرداری نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین بنا دیا۔ جناب عمرؓ ایک دفعہ حج سے واپس آتے ہوئے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ کئی آدمی ساتھ تھے۔ رعب کے سبب کلبہمت نہ پڑتی تھی کہ وجہ دریافت کرے مگر حذیفہ کو جناب سے بہت بے تکلفی تھی اس نے پوچھا تو فرمایا خطاب کا بیٹا یہاں اونٹ چراتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے باپ نے اسے یہاں جھڑکی دی تھی۔ آج اسلام نے اسے اس بلندی پر پہنچا دیا کہ لکھوں آدمی ایک اشارہ پر فوج بھانے کو تیار ہیں۔

اسی لفظ سے سلامتی نکلی ہے جس سے حفاظت کے معنی پیدا ہوتے ہیں عجیب قسم کی حفاظت مومن کو عطا ہوتی ہے میں نے پتیا لیس بچوں سے بہت زیادہ طب کی ہے۔ میں نے کبھی کوئی اسلام میں فرمانبرداری ہو کر آشک میں۔ سوزاک میں مبتلا نہیں پایا۔ بہت سے حکام کے ساتھ تعلقات رکھے

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ میں نے اپنے اوپر بہت بوجھ



ہیں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اسلام کے سبب کسی کو سید لگے ہوں۔ کوئی تکلیف کسی کو اسلام کے باعث نہیں پہنچتی۔ بلکہ اگر خدا تعالیٰ کو مومن کی خاطر جہاں غرق کر دینا پڑے تو اسے پروا نہیں۔ کیا حضرت انوح (علیہ السلام) کے زمانے میں پروا کی ہے۔ یہ بات نہایت سچ ہے۔

ذات کتاب

**ہلاکت سے بچنے کی راہ** لامریب فیہ کے یہی معنی ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی ہلاکت نہیں۔ ریب ہلاکت کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے قرآن شریف میں فرمایا۔ نزلت فیہ ریب المنون۔

لامریب فیہ کے یہ معنی ہوئے کہ قرآن کی تعلیم میں کوئی ہلاکت نہیں ہوتی۔ ابھی کل کی بات ہے یارات کی۔ ایک نکتہ معرفت میرے کان میں پہنچا۔ میری بیوی نے کہا آپ جانتے ہیں کہ آپ کو تکلیف کیوں پہنچی میں نے کہا اللہ کے محنتی و محقق راز ہیں۔

**بیماری کا ایک راز** کہا۔ ایک وجہ میرے خیال میں بھی آئی ہے۔ کہ تو سناؤں۔ میں نے کہا ہاں کہنے لگی۔ تمہاری عادت تھی۔ جمعہ کے بعد دعاؤں میں لگے رہتے تھے وہ دعا کا وقت چھوڑ کر ایک امیر کوٹنے چلے گئے۔ مجھے یہ نکتہ بہت پیارا لگا۔ غرض اسلام سلامتی چاہتا ہے اسلام کے بھیننے والا کا نام السلام المؤمن المہمین العزیز الجبار المتکبر ہے۔ اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کا۔ اسلام کا نتیجہ بہشت ہے۔ بہشت کا نام بھی دارالسلام ہے۔ لہذا دارالسلام عند ربہم۔ اور فرمایا۔ الذی احلنا دار المقامتہ من فضلہ لایسنا فیہا لضب۔ لایسنا فیہا الخوف۔ گویا اسلام سکھوں کا موجب ہے اور بہت بڑے سکھوں کا موجب ہے۔ اسلام میں کبھی کوئی ہلاکت نہیں ہوتی۔ میں نے اس لفظ کو الٹ پلٹ کے بڑا دیکھا ہے اس

کے سارے لفظوں میں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ سلم کو التاویں۔ تس بن جاتا ہے۔ تس رزم چیز کو کہتے ہیں۔ مسلمان اشتداء علی الکفار اور رجاء ینہم۔ یعنی تس میں رحیم کریم ہوتے ہیں۔

اسی لفظ کو اور التاویں۔ تو تس بن جاتا ہے۔ تس کے معنی یہ ہیں کہ انسان حیات کے سبب بعض وقت خاموشی اختیار کرے۔

تسل بھی اس کا الٹ بنتا ہے اس کے معنی ہیں پانی دوسری جگہ پہنچا دینا۔ مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ دوسرے کو نفع پہنچائے۔

تس بھی اس کا مشتق ہے اس کے معنی ہر وقت طلب میں لگے رہنا۔ پس مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ ہر وقت رعنائے الہی کی طلب میں لگا رہے مگر جس طرح اسلام دنیا میں صلح آشتی۔ نیک نمونہ قائم کرنا چاہتا ہے اسی قدر اگر کوئی موزی اسلام کے لئے پیدا ہو تو اس موزی کا مددگی سے مقابلہ کرتا ہے۔

قرآن شریف فرماتا ہے و جاء لہم بالقی ہی حسن مقابلہ کرو پس ایسی ترکیب سے کرو کہ جس میں خوبیاں ہی بھری ہوئی ہوں پس ہمارے مناظرے غیر قوموں سے آگے ہوں۔ تو اسی طرح

سے وہ مناظرے ہونے **مناظر کس طرح سے ہو** چاہئیں جس میں خوبیاں ہوں دشمن کی غلطی پر اسے آگاہ کیا جاوے اور اس کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جاویں اور ایک جگہ فرمایا اذفع بالقی ہی حسن مدافعت بھی کرو تو اس طریق سے کہ وہ بہت ہی عمدہ ہو اذفع البیۃ بالحسنۃ ہر بڑی کو کسی خوبی سے ہٹا دو۔ جب مخالفوں کے ساتھ بھی۔ ہیں مدافعت میں خوبیاں مد نظر رکھنی چاہئیں تو دو مسلمانوں کے درمیان تباغض۔ عداوت اور باہم

جنگ کیونکر ہو سکتی ہے۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان تو اس وقت مسلمان ہوتا ہے کہ جو صلح کا لوگ ہیں اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں میں جانتا ہوں کہ چند آدمیوں کے درمیان محبت کا قیام۔ اخوت کا استحکام محض فضل الہی سے ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لوانفقت مافی الارض جمیعاً ما الفت

بین قلوبہم۔ ساری زمین کی گول بھر کر اگر دیدو۔ تو بھی یہ الفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جواب اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کر دی ہے اور فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا اذا ذکر اللہ علیکم ذلکم اعداؤ فالہ بین قلوبکم فاصتقم بعتہم اخواناً۔ خدا کے فضل سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔

**دعائیں کرو** میرے احباب میرے عزیز دوستوں پر واجب ہے۔ واجب ہے جناب الہی سے ہم الفت محبت اور اخوت کے لئے دعا کیا کریں۔ مخالفوں نے ناخونوں تک زور رکھانے کی یہ جماعت نہ بنے۔ مگر اب تم اس قدر لوگ موجود ہو۔ یہ جناب الہی کے فضل کا نمونہ ہے **دوسرا مرتبہ** لا الہ الا اللہ کا یہ ہے کہ جب یہ کلمہ دل میں پڑ جاتا ہے اس وقت انسان کو مومن کہتے ہیں مومن کا لفظ خود بھی امن سے مشتق ہے۔ یہی اسلام کا اعلیٰ مقام ہے۔ مومن امن میں تھی رہ سکتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ بھی کرے۔ عسکل عربیہ کے چند موزی مدینہ میں آئے بعض صحابہ کرام کو قتل کیا لکھا ہے۔ مثل اعینہم ان کی آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چروا دی تھیں تا انہما سے باز آجاویں۔

مومن امن فیہ والا اور خود امن میں رہنے والا ہوتا ہے جب یہ کلمہ دل میں رچتا ہے۔ تو مومن ایمان کے مین میں اور برکات سے متمتع ہوتا ہے یہ ایمان کا باغ

KHILAFAT LIBRARY



جب دل میں لگ جاتا ہے۔ کوئی دکھ اور کوئی ناخوشی اور کوئی خوف و حزن باقی نہیں رہتا۔ میں ایک دفعہ مصیبت کے کسی پنجہ میں گرفتار تھا صبح کی نماز پڑھانے لگا اس وقت میرے دل میں جب یہ لفظ آیا۔ الحمد للہ تو میرے دل نے یہ گواہی دی کہ اس دکھ میں اللہ کا کیا موقع ہے۔ اگر کوئی تو منافقانہ الحمد للہ ہے نہ کہوں تو الحمد کے سوا نماز کیسے ہوتی ہے۔ معاذ اللہ نے بجلی کی طرح سمجھایا کہ جب انسان اللہ و انالیہ راجعون کہتا ہے تو ہر مصیبت کے وقت ہزاروں خوشیاں دیتا ہے تب میں نے اللہ کہہ کر بڑے بلند آواز سے الحمد کہا یہ اس ایمان کا نتیجہ تھا۔ ایمان سے وہ سارا خوف اور حزن راحت کے ساتھ مبدل ہو جاتا ہے اور وہ مضمون کہ مومن جو ہوتے ہیں لا خوف علیہم ولا هم یحزنون ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھ لیا۔ یہ ایمان میں کمزوری ہوتی ہے جو مومن امید ہوتا ہے یا یاس میں آ جاتا ہے۔

تیسرا امر تہ۔ لا الہ الا اللہ کا فائدہ وہ ہے جو احادیث صحیحہ میں ہے پڑھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب الہی میں عرض کیا کوئی مجھے کلمہ سکھایا جاوے۔ جو میری ترقیات کا موجب ہو۔ الامام ہوا۔ لا الہ الا اللہ کہو کہنا الہی جب سے میں نبی ہوا ہوں اسی کلمہ کی اشاعت کی کوشش میں ہوں جناب الہی سے الامام ہوا۔ فضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ اس سے نئی کوئی بات نہیں۔ یہ بات کہنے کو معمولی ہے مگر سارا قرآن شریف ٹٹول کر دیکھ لو۔ قرآن شریف کے بعد تمام اولیاء کرام اور ان کے ملفوظات اور ان کی تصنیفات کو ٹٹولو ساری برائیاں سارے قرب سارے فضل ساری ان کی کرامتیں اسی لا الہ الا اللہ کے وظیفے پر موقوف ہیں اس کا نام وہ نفی و اثبات کہتے ہیں اور رنگ بزرگ الفاظ میں اس کا ذکر کرتے ہیں جیسے محبوب کے چہرے کو تعزلات میں بیان کیا جاتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایمان کے بعد احسان کا مرتبہ ہے۔ اعبدوا اللہ کانث

تو لا فان لم تکن توالا فانہ یواک۔ اللہ کی عبادت کرو گو یا تم اسے دیکھتے ہو اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے یہ ایک مقام ہے قرب الہی کا جو لا الہ الا اللہ میں تدبر سے حاصل ہوتا ہے کچھ زمانہ مجھ کو گذرا ہے مجھ کو اللہ جل شانہ نے لا الہ الا اللہ کے معنی بتلائے کہ انسان غور کرے اس کی ہستی کیا ہے ہل اتی غل الانسان حیث من الدھر لم یکن شیئاً منذ کوساً۔ انسان پر وہ زمانہ بھی گذرا ہے کہ وہ کچھ چیز نہ تھا۔ اس عدم میں اس کی خواہش کیا مطالب کیا۔ جناب الہی کے فضل نے عدم سے موجود کیا من لطقۃ اشباح بتلیبہ فجعلنا سمیعاً بصیراً۔

خدا جانے کیوں دریاں اس وعظ کے نکتہ خیال میں آیا میں وعظ چھوڑ کر اس کے بیان کرنے میں معذور ہوں حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین آدمی آئے ایک کو جگہ مل گئی بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا جگہ نہیں تو وہ جہاں بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ پہنچتی وہیں بیٹھ گیا۔ تیسرے نے کہا آواز نہیں آتی یہاں کیا بیٹھنا چلا گیا۔ بنی کریم کو جناب الہی سے الامام ہوا تین آدمی یہاں آئے ایک کو جگہ ملی وہ بیٹھ گیا۔ فاداہ اللہ اللہ نے اسے قرب میں جگہ دی۔ دوسرے کو حیا آئی آگے نہ بڑھا جانے سے مضائقہ کیا۔ اللہ بھی اسکی پکڑ سے حیا کر گیا تیسرے نے منہ پھیرا۔ خدا بھی اس سے منہ پھیرے گا۔ شاید کوئی قلب ایسا ہو جس کی وجہ سے یہ تحریک ہوئی۔

حضرت حق سبحانہ نے انسان کو معدوم کو موجود فرمایا اور فرمایا بتلیبہ فجعلنا سمیعاً بصیراً۔ اس پر انعام فرماتے رہے اور انعام کرتے کرتے اس قدر بڑھایا کہ سمیع بصیر بنا دیا۔ ایک عام طور پر سمیع و بصیر ہیں ایک وہ جو خدا کی آواز سنتے ہیں۔ جناب الہی کے حقائق دیکھتے

ہیں۔ جس طرح انسان عدم میں بے طاقت تھا اور فضل الہی سے باہر آیا اسی طرح ہر وقت اس کو ایک جدید ترقی عطا ہوتی ہے۔ جناب الہی کا فضل نہ ہو۔ تو ترقی عطا نہ ہو کل کا کھانا کل کا پیالہ کل کا مکان کل کا لباس آج ہمارے کام میں نہیں آیا۔ کل کی خوشی کل کی خوشحالی کل کے جو تعلقات کسی کے ساتھ تھے وہ آج کام میں۔ ہر وقت اللہ ہی کی نعمتوں کا محتاج ہے اس لئے اس کا نام

الصدق ہے۔ میں آواز دیتا ہوں ایک حرف کے بعد دوسرا نکلتا ہے۔ اگر ذرا اعانت الہی نہ پہنچے تو وہ آواز کہاں سے آسکتی ہے۔ غرض ہر آن میں انسان جناب الہی کے فضلوں کا محتاج ہے۔ جتنے کمالات کسی کو نصیب ہوئے ہیں۔ انبیاء ہوں اولیاء ہوں۔ سب کا سب کارخانہ اس کے فضلوں کا ہر آن محتاج ہے۔ اس کے فضل کے بڑے بڑے عجائبات ہیں۔ لا الہ الا اللہ کے یہ معنی ہیں کہ ہر آن میں تم میرے محتاج ہو۔ اس کا فضل ہی ہوتا ہے تو کام بنتا ہے اس لئے انسان عبد بنا ہے اور جناب الہی معبود بنے ہیں۔

عبودیت کے واسطے تین چیزوں کی بڑی ضرورت ہے۔ تب جا کر عبد۔ عبد بنتا ہے۔ جناب الہی سے اعلیٰ درجہ کی محبت ہو اور جناب الہی کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم ہو اور انسان اعلیٰ درجہ کی عجز و انکسار و تذلل کے مقام پر ہو۔

محبت پیدا ہونے کے اسباب میں تعظیم الہی کے پیدا ہونے کے اسباب بھی ہیں تذلل و انکسار کے اسباب بھی ہیں۔ لا الہ الا اللہ میں غور کرنے سے تینوں کا پتہ چلتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں محبت جو پیدا ہوتی ہے حسن و حسن



سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر حسن کے معنی خوبی کے ہیں کسی میں ہوتا ہے اور جس قدر ہمارے ساتھ کسی کا احسان ہو اسی قدر اس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ جناب الہی کے حسن و احسان پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ساری دنیا کے احسان خدا تعالیٰ کے احسان کے جز ہیں۔ جو دنیا احسان کرتی ہے وہ خدا کے فضل و داد کا نتیجہ ہیں۔ ہم غلہ کھاتے ہیں ایک دانہ سے کئی دانے پیدا کرنا اور وہ زمین وہ ہوا وہ روشنی و ظلمت جس کے ساتھ نشو و نما داتا ہے کس کا کام ہے۔ پھر جانور جو مل جوتے ہیں کسی ملک میں بل میں۔ ٹٹو ہیں۔ اونٹ ہیں۔ کاتھی ہیں کہیں گھوڑے ہیں ان کا کتنا بڑا کارخانہ ہے روشنیوں اور ظلمتوں اور جانوروں کا پیدا کرنا جس سے نشو و نما ہوتا ہے پھر اس میں لکڑی کی حاجت ہو کر کی ضرورت کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ یہ تمام کارخانہ جناب الہی کا عطا کردہ ہے۔ عمدہ سے عمدہ غذا ہے۔ گلہ بند ہے۔ پیٹ میں درد ہے تو لہج ہے تو وہ غذا کس کام کی۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال نہیں غرض اللہ کے فضل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

حسن جتنے ہیں وہ بھی خدا ہی کے فضل پر موقوف ہیں اگر خط و خال کا حسن ہے تو آنکھ کے سوا نیچت بے کار ہے آواز کا حسن ہے۔ تو کان کے سوا کچھ نہیں۔ خوشبوئی کا حسن ہے تو ناک کے سوا کچھ نہیں۔ اگر اعضاء کی خوبی کا حسن ہے تو ٹٹو نے کے سوا کچھ نہیں۔ غرض سارے حسن و احسان خدا کے حسن و احسان پر موقوف ہیں۔ اگر محبت کا مدار حسن و احسان پر ہے اور واقع میں ہے تو اللہ کے برابر ہمارا کوئی محسن اور حسن والا نہیں تعظیم کا مدار علم کامل۔ قدرت کاملہ پر ہے۔ جناب الہی کی قدرتوں حکمتوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں سارے علوم خدا ہی کے فیضان سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس اعلیٰ تعلیم کا موجب علم و قدرت ہے اور اعلیٰ محبت کا موجب حسن و احسان ہے۔

اب ادھر ہم دیکھتے ہیں تہلیل کی حالت۔ سانس رک جاوے جان معاجاتی ہے۔ اب اس سے زیادہ تہلیل کیا ہے جب انسان لا الہ الا اللہ پر غور کرتا ہے اور اسے اپنا انحصار تہلیل معلوم ہوتا ہے اور جناب الہی کے علم و قدرت کا تماشا دیکھتا ہے اور حسن و احسان کا نظارہ اس کے سامنے سے گزرتا ہے۔ تو وہ لا الہ الا اللہ پکار اٹھتا ہے۔ اس واسطے تمام غفلت کے پردے جو نشان کو قرب الہی میں واقع ہوتے ہیں ان سب کا علاج لا الہ الا اللہ ہے اس کے بعد میں آیت کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

شہد الله ان لا اله الا هو۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ لا اله الا هو۔ اس لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ نے دی ہے گواہی ہمیشہ چند آدمیوں کے سامنے دی جاتی ہے جناب الہی کی گواہی کے ساتھ بھی تمام رسول تمام انبیاء اور تمام اولیاء سب کے سب گواہی دیتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو کہا کہ لا الہ الا اللہ۔ حضرت موسیٰ کی گواہی حضرت بنی کریم کی گواہی سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے کہ اللہ نے ان کو فرمایا لا الہ الا اللہ۔ ہر فرد کے سامنے گواہی ضروری نہیں ہوتی۔ میری دانست میں اللہ کی ہستی اور نبیوں کی صداقت پر یہ بڑی بھاری دلیل ہے کہ تمام انبیاء تمام اولیاء تمام مجددین سب کے سب متفق ہیں اس بات پر کہ لا الہ الا اللہ معبود حقیقی خدا ہے اور اپنے حسن و احسان و علم و قدرت میں کامل ہے اور انسان بڑے انحصار و تہلیل کے نیچے ہے۔ دس۔ بیس۔ تیس چالیس پچاس جس بات کے گواہ ہوں وہ بات بھی قابل اعتماد ہوتی ہے کیا حال ہے اس گواہی کا جس کے لئے تمام قدرت کے عاشق۔ صداقت کے محب اس بات پر متفق ہیں اس صداقت کے لئے کوئی بڑا تعلق کوئی بڑا ہی فضل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کا ہے دنیا میں ہزاروں انبیاء آئے۔ ان کی تعلیم کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ پتہ ہی نہیں لگتا۔ پھر ان کی کتابوں

کی زبانیں ہی ایسی پرانی ہیں کہ ان کے سمجھنے کے سب سامان مفقود ہو گئے مجھے کبھی کبھی تعجب آتا ہے۔ آریہ مذہب پر۔ کہ دو ارب برس سے وہ یہ ہیں۔ ویدوں کی لغت کا نام لیتے ہیں تو دو چار ہزار برس سے تباہ ہیں۔ بھلا دو ارب کی بات دو چار ہزار برس والے کو کیا معلوم یہ ایک فضل ہے ہم لوگوں پر۔

سلامتی سے اسلام نکلا ہے۔ اس واسطے رسول اللہ کی تعلیم کو اللہ نے محفوظ رکھا۔ یہ بھی ایک اس کی گواہی ہے کس طرح اس نے حفاظت فرمائی۔ قرآن کے زیر و زبر تک محفوظ ہیں۔ پھر قرآن کے پہنچانے والوں اور اس کے معانی کے محافظین۔ مجددوں کا سلسلہ موجود ہے۔ ہم بھی بڑے خوش قسمت ہیں کہیں سلسلہ میں ہوتے تو اپنی آنکھ سے کہاں دیکھتے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت فرمائی ہمارے زمانے میں ایک مجدد آیا۔ اسکو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہم نے اس سے امتیاز سے بارہا شکرت تک انا اللہ اللہ کی آواز نہیں آتی۔ ایمان کامل نہیں ہوتا اللہ اسکی روح دروان پر بہت سی برکتیں بھیجے کیسی ایک جماعت اللہ نے باوجود عظیم مخالفت کے عطا فرمائی۔ جس طرح جناب الہی کی یہ گواہی ہے اسی طرح پاک دلوں کے ساتھ حب ملائکہ کا تعلق ہوتا ہے وہ بھی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ اس سے آگے بڑے بڑے علماء بڑے بڑے مجددین کا بڑا اعلیٰ نمونہ ہم نے دیکھا۔ وہ بھی یہی کہتے اور شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے برابر کوئی معبود کوئی محبوب کوئی منعم اور محسن اور کوئی فضل و احسان کا وجود نہیں کوئی علم اور قدرت میں اسکے برابر نہیں۔ یہ چند کلمات بہت ہی زور نگاہ رکھتے ہیں خدا تعالیٰ چاہے ہمارے دلوں کو لا الہ الا اللہ سے بھر پور کر دیوے تعلیم اللہ کی نعمتوں بڑی رحمتوں۔ غریب فواریوں کا موجب ہو جاوے۔

KHILAFAT LIBRARY